صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 19 جنوری 2009 بمطابق 21 محرم الحرام 1430 ہجری دوپہر دو بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَإِنْ ءَامَنُواْ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَواْ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْاْ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ0 صِبْغَةَ ٱللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ ٱللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُۥ عَٰبِدُونَ۔(صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيمِ)۔ (پارہ اول، سورہ بقرہ، آیت تا)

(ترجمہ): تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں تمہیں خدا کافی ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ (کہہ دو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions' Hour': Question No. 145, Syed Qalb- e-Hassan Sahib.

* 145۔ سید قلب حسن: کیاوزیرداخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ Access to Justice Programme کے تحت محکمہ پراسیکیوشن کیلئے فنڈ مہیا کیا گیا تھا;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو فنڈ کی مالیت کتنی تھی، اب تک کتنی رقم کہاں کہاں استعمال ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیراعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) صوبائی حکومت نے 'حصول انصاف تک رسائی پروگرام' کے تحت آزاد پراسیکیوشن سروس کے قیام کیلئے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے مبلغ 79.459 ملین روپے کے فنڈز جاری کیے جس کی باقاعدہ منظوری صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی (پی ڈی ڈبلیو پی) نے مورخہ 01/12/2005 کو دی تھی۔ مختلف محکموں کو درج ذیل حساب سے فنڈز مختص کئے گئے تھے:

نمبر شمار	محکمہ	فیصدی
01	پشاور ہائی کورٹ	71%
02	محکمہ پولیس	11%
03	محکمہ قانون	7%
04	محکمہ داخلہ و قبائلی امور (بشمول جیل اور پراسیکیوشن)	2%
05	غیر مختص شدہ	9%

منظوری شدہ پی سی ون کے مندرجات کی رو سے پراسیکیوشن ڈائریکٹوریٹ نے پراسیکوشن کیلئے پانچ عدد گاڑیاں خریدیں، ڈائریکٹوریٹ اور ماتحت ضلعی دفاتر کا قیام عمل میں لایا گیا، ٹیلیفون، ائرکنڈیشنز، کمپیوٹرز، فوٹوسٹیٹ مشین، فیکس مشین، فرنیچر، الماریاں اور قانونی کتب خریدے گئے۔ مزید براں پراسیکیوشن ڈائریکٹوریٹ میں کی پنچ آپریٹرز، چوکیدار، ڈرائیور اور خاکروب بھرتی کئے گئے۔ ان تمام دفتری اشیاء اور ملازمین کی تنخواہوں پر کل 30.905 ملین روپے خرچ ہوئے اور بقایا 48 ملین روپے بابت منتقلی برائے

تعمیر ضلعی دفاتر پراسیکیوشن صوبائی محکمہ خزانہ کو واپس کر دیئے گئے، ان اخراجات کی مزید تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل	اخراجات روپوں میں	ہیڈآف اکاؤنٹ
بنیادی تنخواہ برائے افسران	-608897/	AO11- 1
بنیادی تنخواہ برائے ماتحت عملہ	-4246095/	AO11- 2
مروجہ مراعات	-2725979/	AO12- 1
دیگر ضروری الاؤنسز	-165819/	AO12- 2
اخراجات برائے آپریٹنگ کاسٹ	-3052426/	AO- 3
سفری اخراجات	-84708/	TA
خریداری اثاثہ جات	-19948736/	AO- 9
مرمتی اخراجات	-72044/	AO- 13
کل خرچہ	30.904704 ملین روپے	

Mr. Speaker: Any supplementary question?

سید قلب حسن: یس سر۔ سر، دیکښے سپلیمنټری کوئسچن یو دا دے چه محکمه پولیس ته که تاسو اوګورئ %11 او غیر مختص شده %9، منسټر صاحب د دا وضاحت اوکړی چه د دے غیر مختص شده څه مطلب دے؟ ولے چه محکمه پولیس یو اهمه محکمه ده، هغوی ته %11 دی او غیر مختص شده %9 دی۔ ورسره سر، بل یو ضمنی کوئسچن دا دے چه دوئ ته 79.45 ملین روپئ منظورے شوے وے، دیکښے دوئ تر اوسه پورے تیس ملین لګولی دی او اړتالیس ملین دوئ نه Lapse شوے دی، دا ولے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ یہ سوال (ب) کے جواب میں پانچویں نمبر پر ہے 'غیر مختص شدہ رقم'، اس میں جی بتایا جاتا ہے کہ ہم نے کچھ پیسوں سے گاڑیاں خریدیں، ڈائریکٹوریٹ اور ضلعی دفاتر کا قیام عمل میں لایا گیا اور آخر میں یہ کہتے ہیں کہ آڑتالیس ملین روپے بابت منتقلی برائے تعمیر ضلعی دفاتر پراسکیوشن

صوبائی محکمہ خزانہ کو واپس کر دیئے گئے، یہ خود بھی دفتر بنا رہے ہیں اور صوبائی محکمہ خزانہ کو بھی واپس کر رہے ہیں اور آڑتالیس ملین روپے جو انہوں نے واپس کئے، یہ کیوں واپس کیے اور اب یہ رقم اندھیرے میں کیوں ہے؟ اس کی ذرا وضاحت کر دی جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء، پلیز جواب دیں۔

وزیر قانون: تھینک یو جی۔ سب سے پہلے یہ کہ 9% جو غیر مختص شدہ ہیں، یہ ایک پالیسی کے تحت فیڈرل گورنمنٹ کے Undertaking میں اس کا فیصلہ ہوا تھا کہ اگر کسی کی ضروریات زیادہ ہوئیں تو ان کو پھر ایک میٹنگ کے بعد ایک خاص رقم Allocate کی جائیگی تو اس کیلئے رکھا ہے، Miscellaneous خرچ کیلئے، یا اگر ایک ڈیپارٹمنٹ کے خرچ پی سی ون سے زیادہ ہوتے ہیں تو Actual اس کے Expenses زیادہ ہوتے ہیں تو اس کیلئے یہ 9% رکھا گیا ہے، کمی بیشی کو پورا کرنے کیلئے۔ جہاں تک آڑتالیس ملین جو واپس کئے گئے ہیں، اس کا یہ ہے کہ یہ 30 جون کو Lapse ہو جاتے ہیں، جولائی میں یہ دوبارہ Renew ہو جاتے ہیں، تو یہ کوئی ایسی Permanent lapse نہیں ہوتی، اسی پراسیکیوشن کے پیسے ہیں اور یہ 2011 تک Extend ہوا ہے تو انشاء اللہ یہ پیسے لگائیں گے اور پھر ہاؤس کو بھی بتائیں گے کہ کس طریقے سے لگے ہیں۔

Mr. Speaker: Next Question, Question No. 153, Syed Qalb-e-Hassan Sahib.

* 153۔ سید قلب حسن: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ دوسرے صوبوں میں پراسیکیوشن کا علیحدہ محکمہ ہے اور ان کا علیحدہ معتمد (سیکرٹری) ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ سرحد میں ڈائریکٹوریٹ آف پراسیکیوشن باقی صوبوں کی طرح آزادانہ طور پر کام کر رہا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ دوسرے تین صوبوں میں پبلک پراسیکیوٹر، ڈپٹی پبلک پراسیکیوٹر اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر (پی پی) کے عہدے بالترتیب گریڈ سترہ، گریڈ اٹھارہ اور گریڈ انیس میں اپ گریڈ ہو چکے ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ سرحد میں یہی عہدیدار تاحال بالترتیب گریڈ سولہ، سترہ اور گریڈ اٹھارہ میں کام کر رہے ہیں؛

(ہ) آیا یہ بھی درست ہے کہ دیگر صوبوں کی طرح پراسیکیوشن افسران کو سپیشل الاؤنس دیئے جاتے ہیں جبکہ صوبہ سرحد میں کوئی الاؤنس نہیں دیا جاتا؛

(و) اگر (الف) تا (ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز ڈائریکٹر جنرل، ڈائریکٹر لیگل اور ڈائریکٹر ایڈمن (پراسیکیوشن) کی قانونی پوزیشن کے بارے میں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

<u>جناب وزیر اعلیٰ</u> (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ میں پراسیکیوشن کے علیحدہ محکمہ جات ہیں اور ان کے معتمدین بھی علیحدہ علیحدہ ہیں جبکہ صوبہ بلوچستان میں فوجداری اور دیوانی مقدمات کی تقسیم ہو گئی ہے۔ فوجداری مقدمات محکمہ داخلہ اور دیوانی مقدمات کی ذمہ داری محکمہ قانون، پارلیمانی امور اور بشری حقوق کے سپرد کر دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ پاکستان میں ماسوائے صوبہ سرحد کے باقی تمام صوبوں میں پراسیکیوٹرز (سرکاری وکلاء) کی آسامیوں کی بلند درجگی ہوئی ہے۔

(د) یہ درست ہے لیکن محکمہ ہذا نے ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکوٹر کی چوبیس آسامیوں کی بلند درجگی از بنیادی تنخواہ سکیل اٹھارہ سے انیس کا کیس بوساطت محکمہ خزانہ، جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی منظوری کیلئے بھجوایا ہے لیکن تاحال مجاز حاکم نے بلند درجگی کی منظوری کا حکم ابھی تک صادر نہیں فرمایا۔

(ہ) یہ درست ہے کیونکہ ہمارا صوبہ معاشی طور پر اتنا مستحکم نہیں کہ وہ ان خصوصی الاؤنسز کی اجراء کر سکے۔

(و) ڈائریکٹر جنرل، ڈائریکٹر لیگل اور ڈائریکٹر ایڈمن پراسیکیوشن کی تقرری کی قانونی حیثیت کچھ یوں ہے:

(1) ڈائریکٹر جنرل: صوبائی حکومت نے سابق ڈائریکٹر جنرل پراسیکیوشن کی کنٹریکٹ تعیناتی کو مورخہ 27 اگست 2008 کو منسوخ کر کے محمد اکبر خان جو کہ (PCS EG) کے آفیسر ہے، کی تعیناتی کے احکامات جاری کئے جو کہ پراسیکیوشن سروس رولز 2005 کے عین مطابق ہے۔

(2) ڈائریکٹر لیگل: صوبائی حکومت نے سلیم محمد، پبلک پراسیکیوٹر جو کہ پراسیکیوشن سروس کے آفیسر ہے، کو ڈائریکٹر لیگل کی آسامی پر مورخہ 24 دسمبر 2008 کو تعینات کیا اور سابق ڈائریکٹر لیگل رضوان اللہ

کو صوبائی سرپلس پول میں رپورٹ کرنے کے احکامات جاری کئے جو کہ پراسیکیوشن سروس رولز 2005 کے عین مطابق ہے۔

(3) ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن: صوبائی حکومت نے سابق ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن پراسیکیوشن کی کنٹریکٹ تعیناتی کو مورخہ 5 ستمبر 2008 کو منسوخ کرکے محمد فہیم جان جو کہ پراسیکیوشن سروس کے آفیسر ہے، کے تعیناتی کے احکامات جاری کئے جو کہ پراسیکیوشن سروس رولز 2005 کے عین مطابق ہے۔

(4) پراسیکیوشن ڈائریکٹوریٹ میں بتیس عدد پبلک پراسیکیوٹرز کی خالی آسامیوں کو مروجہ قانون کے مطابق صوبائی سلیکشن بورڈ کی سفارش پر ترقی دے کر خالی جگھوں پر تعیناتی کے احکامات جاری کئے۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

سید قلب حسن: یس، سر۔ دا ډیر ضروری غوندے کوئسچن دے۔ سر، دیکښے که تاسو پهلا سوال (الف) اوګورئ نو هغے کښے ما دا ګزارش کړے دے چه نورو صوبو کښے پراسیکیوشن د پاره بیل یو خپل سیکرټری دے، زمونږ په صوبه سرحد کښے ولے نشته؟ یو خو دغه ضمنی کوئسچن دے ورکښے او بل سر، دیکښے تاسو اوګورئ (ج)، (د) او (ه) کښے دوئ، وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، دا سمری چیف منسټر صاحب ته تلے ده او که دوئ مونږ ته وضاحت اوکړی چه دا آسامیانے چه اوسه پورے اناؤنس شوے نه دی، د دے Reason څه دے؟ یو اهم ضمنی کوئسچن ورکښے دا دے سر، که تاسو اخری پیج باندے اوګورئ که "ڈائریکٹر لیگل"، دلته کښے زما په خیال کښے دوئ غلط بیانی کړے ده، پبلک پراسیکیوټر دوئ چه کوم دلته لیکلے دے، سلیم خان، سلیم محمد صاحب، دا 24 دسمبر 2008 کښے چه کله زما کوئسچن راغلو، دوئ تعینات کړو خو چه د دے سوال کله دوئ جواب راکړو، هغے نه بعد ئے دوباره هغه د دے پوسټ نه لرے کړے دے۔ که د دے شی لږ غوندے ما ته دوئ واضح جواب راکړی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بی بی! کیا کوئسچن ہے؟

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، "صوبہ سرحد کے علاوہ تمام صوبوں میں پراسیکیوٹرز، (سرکاری وکلاء) کی آسامیوں کی بلند درجگی ہوئی ہے"، دیکښے جی تاسو ته یوه خبره چه کومه ما کوله نو هغه دا ده چه په نورو ټولو صوبو کښے کوم اسسټنټ

پراسیکیوټر دے، د هغه ستره ګریډ دے، چه کوم ډپټی دے، د هغه اتهاره ګریډ دے او چه کوم Full- fledged PP دے، د هغه انیس ګریډ دے خو زمونږ صوبه واحد داسے صوبه ده چه دیکښے سوله، ستره او اتهاره ګریډز دی، نو دے د پاره دا پکار ده چه باقاعده د دے متعلق دغه اوشی او دویمه خبره چه کومه زۀ کول غواړمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن، سپلیمنٹری کوئسچن کریں جی۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: کوئسچن زمونږ هم دا دے چه ولے، دا څه وجه ده چه زمونږ صوبه پختونخوا کښے دا شے نشته؟ زمونږ ګریډ او د هغوی ګریډ Same ولے نه دے حالانکه عهدے Same دی جی؟ دویمه خبره دا ده چه Non Practising Allowance په نورو صوبو کښے ملاویږی، زمونږ صوبه کښے ولے نه ملاویږی؟ دا دوه خبرے دی، د دے کوئسچن د مونږ ته جواب راکړی۔

جناب سپیکر: ارشد عبداللہ، منسٹر لاء پلیز جواب دے دیں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ کا بھی کوئسچن ہے؟

مفتی کفایت اللہ: جی۔

جناب سپیکر: منسٹر لاء! ایک منٹ صبر کرلیں۔ جی مفتی صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، جز (د) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایک سو چوبیس آسامیوں کی بلند درجگی از بنیادی تنخواہ سکیل اٹھارہ سے انیس کا کیس محکمہ خزانہ کے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو منظوری کیلئے بھیجا گیا، سوال یہ ہے کہ یہ کب بھیجا گیا؟ اور یہ میں اسلئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ماضی قریب میں تین وزراء اعلیٰ ہیں، ایک ایم ایم اے گورنمنٹ، دوسرا یہ درمیان میں اور تیسرا آج کا وزیر اعلیٰ ہے، تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں، اگر یہ تاریخ لکھیں تو ابہام ختم ہو جائیگا تاکہ معلوم ہو جائے کہ حالات۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء، پلیز جواب دے دیں۔

مفتی کفایت اللہ: دوسرا سوال بھی ہے جی۔ اس میں دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے سکیل اٹھارہ اور انیس کا کیس بھیجا ہے، آپ نے اٹھارہ، انیس کا کیس بھیجا ہے تو کیا سولہ، سترہ اور مزید آسامیوں کی پروموشن اور اپ گریڈیشن کی ضرورت نہیں تھی؟

جناب سپیکر: جی منسٹر لاء، پلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، جہاں تک سوال نمبر ایک کا تعلق ہے تو یہ بالکل صحیح ہے کہ دوسرے صوبوں میں پراسکیوشن کا علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے اور سیکرٹریز بھی اس کے علیحدہ ہیں لیکن ہماری جتنی Interaction ہوئی ہے فیڈرل گورنمنٹ لیول پہ اور یہ چاروں صوبوں کے سیکرٹریز اور منسٹرز بٹھا کے تو وہ بھی کوئی Fruitful experience نہیں ہے تو اس کے اوپر ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی بنادی ہے جس میں سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، سیکرٹری لاء اور سیکرٹری ہوم شامل ہیں، تو اس میں ان کی ایک میٹنگ ہوگی Within next couple of weeks تو یہ پھر Decide کریں گے کہ پراسیکیوشن کہاں پر بہتر، کس طریقے سے چلے گی اور اس کی ورکنگ کس طرح بہتر ہوگی؟ تو اس کے اوپر Already ایک کمیٹی Constituted ہے۔ دوسری جہاں تک ان کی اپ گریڈیشن اور الاؤنسز کا سوال ہے تو اس کے اوپر بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک کیبنٹ کمیٹی بنائی ہوئی ہے، اس میں فنانس اور یہ اسٹیبلشمنٹ وغیرہ محکمے ہیں جو دیکھ رہے ہیں کہ ہماری فنانشل پوزیشن اور سب کو دیکھ کے انشاء اللہ ایک منصفانہ فیصلہ اس کے اوپر اگلے چند ہفتوں میں آجائیگا۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیوں، ابہام کلیئر نہیں ہوا؟

سید قلب حسن: ایک جواب انہوں نے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: کونسا والا؟

سید قلب حسن: یہ ڈائریکٹر لیگل۔

جناب سپیکر: جی، ڈائریکٹر لیگل کی کیا پوزیشن ہے جی؟

وزیر قانون: ڈائریکٹر لیگل اس وقت جو بھی ہے جی، He is fully qualified اور جو Laid down criteria ہے، اس کے مطابق ہے۔ اگر نہیں ہے تو اس کی پھر Credentials، مطلب ہے کوئی سامنے لائے کہ بھئی اس پوسٹ کے جو کوائف ہیں، اس کے مطابق نہیں ہے۔ ہمارا یہ کہنا ہے کہ وہ کوائف کے مطابق ہے جی۔

Mr. Speaker: Ji, Next Question- - - - - -

سید قلب حسن: جناب سپیکر، ما ته چه خومره معلومات دی، زهٔ غلط بیانی نه کومه، دا آرډر دوئ کړے دے د کوئسچن په ټائم کښے او د کوئسچن جواب ئے

چه ورکړے دے نو هغه ئے دوباره واپس بیا تعینات کړے دے، یا خو دا کوئسچن پینډنګ کړئ چه زهٔ دوئ ته سبا د دے پروف ورکړمه او یا خو دا کمیټئ ته واستوئ چه پته ئے اولګی چه یره دا غلط بیانی ئے ولے کړے ده؟

وزیر قانون: زهٔ به جی دوئ سره وقفه کښے کښینمه او دا به کلیئر کړو۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه، تاسو به دوئ سره کښینئ او دا به کلیئر کړئ۔

وزیر قانون: دا به کلیئر کړو، ٹھیک شوه جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ عالمزیب خان، مسٹر عالمزیب خان۔

جناب عالمزیب: زما خو څه دا سے څه، دا کوم کوئسچن دے؟

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر، عالمزیب خان، دا ئے غلط لیکلے دے، هغه خو وائی دا۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس بیٹھ جائیں، آپ جی، ٹھیک ہے جی۔ عبدالستار خان۔

مفتی کفایت اللہ: میرا ضمنی ہے اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: Mover کہتا ہے میرا ہے ہی نہیں۔ (قہقہے) عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سر، میرا ضمنی ہے اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب Mover ختم ہو جاتا ہے تو اس کا۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب، یہ ہاؤس کی پراپرٹی بن جاتی ہے، جب سوال ہاؤس میں آتا ہے تو یہ ہاؤس کی پراپرٹی بن جاتی ہے اور پھر اس پر ضمنی کوئسچنز ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی فلور اس کو دے دیا ہے Next Question کیلئے، آپ اس میں دوسرا کوئسچن لے آئیں نا، کال اٹینشن لے آئیں، اور چیزلے آئیں۔

مفتی کفایت اللہ: ابھی تو یہ کوئسچن ہاؤس میں آیا ہے اور اس پر میرا ضمنی کوئسچن ہے، مجھے اجازت دیں سر۔

جناب عبدالستار خان: یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے، ایک دوسرے کو ایڈریس کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی فلور اس کو دے دیا ہے، دیکھیں وہ کھڑا ہے، اس کی حق تلفی نہ کریں جی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں، میرا اس پر ایک ضمنی ہے، ایک منٹ بس۔

جناب سپیکر: جب اس کو کسچین کو کوئی Own کریگا تو تب آپ کو ملے گا۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، جب ہاؤس میں آتا ہے تو یہ ہاؤس کی پراپرٹی بن جاتی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی اس کو ذرا فلور دے دیں، میں اس پہ انفارمیشن لیتا ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: ابھی تو یہ ہاؤس میں آگیا ہے۔

جناب سپیکر: میں اس پہ انفارمیشن لیتا ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: اس پر انفارمیشن لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں اس پہ انفارمیشن لے رہا ہوں نا، آپ بیٹھ جائیں، تھوڑا اس کو فلور دے دیں۔ یہ 'کوئسچنز آور' بڑا قیمتی ہے، آپ کا ایک کوئسچن نہیں آتا، پرائے کوئسچنز پہ آپ آتے ہیں۔ (قہقہے/تالیاں) جی، عبدالستار صاحب۔

(تالیاں)

جناب عبدالستار خان: شکریہ، سر۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع دے رہا ہوں، آپ کو موقع دے رہا ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: میں پھر ضمنی کوئسچن کرونگا۔

جناب سپیکر: بالکل کریں گے۔

مفتی کفایت اللہ: اسمبلی کے اس موجودہ اجلاس میں یہ کوئسچن آئیگا۔

جناب سپیکر: آپ کو موقع دونگا نا، آپ بیٹھ جائیں۔

مفتی کفایت اللہ: اسمبلی کوئسچنز پر بات تو کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ اچھی بات ہے۔

مفتی کفایت اللہ: تو پھر ہماری شنوائی کر دیں۔

جناب سپیکر: کرونگا (قہقہہ) کوئسچن نمبر 204، جناب عبدالستار صاحب۔

* 204 ۔ جناب عبدالستار خان: کیاوزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ بم بلاسٹ میں ہلاک شدگان کورقم دی جاتی ہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ بم ڈسپوزل سکواڈلوگوں کی جان بچانے کیلئے اپنی جان پر کھیل کر بم کو ناکارہ بناتے ہیں،ان کو بھی انعام اور ایوارڈ دیاجاتاہے;

(ج) اگر(ب) کا جواب نفی میں ہو تو آیا حکومت پولیس فورس کے بم ڈسپوزل سکواڈ کو مستقبل میں انعامات یاایوارڈ دینے کاارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان(وزیراعلیٰ): (الف) پولیس افسران واہلکاران دوران ڈیوٹی بم بلاسٹ میں جب شہادت نوش فرماتے ہیں توان کوامدادی پیکج بشمول پلاٹ اوران کے بیٹوں کوپولیس میں بطوراے ایس آئی یا سپاہی بھی بھرتی کیاجاتاہے جس کی تفصیل مندرج ذیل ہے;

(i) 485پلاٹس شہداء کے ورثاء میں تقسیم کئے گئے ہیں;

(ii) 83شہداء کے بیٹوں کو محکمہ پولیس میں بھرتی کیاگیاہے;

(iii) 155شہداء وزخمیوں کومعاوضہ دیاگیاہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ بم ڈسپوزل سکواڈلوگوں کی جان ومال کی حفاظت کیلئے اپنی جان پر کھیل پر بم کوناکارہ بناتے ہیں اوران کی حوصلہ افزائی کیلئے خاص خاص موقعوں پر حسب استعداد متعلقہ افسران انعامات سے نوازتے ہیں اور شہداء ہونے کی صورت میں پالیسی کے مطابق پیکج دیاجاتاہے۔ بم ڈسپوزل اہلکار سب انسپکٹر مصطفیٰ نور شاہ حال میں سوات میں شہید ہو چکاہے جس کا کیس برائے معاوضہ بذریعہ چھٹی نمبر 3 -10844/B بمورخہ 2008 -08 -12 ہوم ڈیپارٹمنٹ کوارسال کیاگیاہے۔ محکمہ داخلہ نے بذریعہ چھٹی نمبرSO(P- II)HD/5- 3/2008/KC بتاریخ2008 -09 -12 محکمہ انتظامیہ اسٹیبلشمنٹ صوبہ سرحد کو بھیج دیاگیاتھاجس کے جواب میں محکمہ انتظامیہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ریگولیشن ونگ نے بذریعہ چھٹی نمبرSOR- III(E&AD)4- 2/2008 مورخہ 11.10.2008کو محکمہ داخلہ کو یہ رائے دی ہے کہ سب انسپکٹر مصطفیٰ نور شاہ، شہداء پیکج (Compensation) کا مستحق ہے، لہذا محکمہ پولیس نے سب انسپکٹر مصطفیٰ نور شاہ کانام شہداء پیکج میں شامل کر لیاہے اور ان کیلئے مبلغ پانچ لاکھ

روپے منظور ہوئے ہیں۔ مزید براں اس کا بل بھی اکاؤنٹنٹ جنرل صوبہ سرحد کے دفتر کو برائے آدائیگی رقم چیک ارسال کیا گیا ہے۔

(ج) (ب) کا جواب مثبت ہے۔

Mr. Speaker: Supplementary question.

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے میں نے ایک سوال فرنٹیئر پولیس کی تنخواہوں کے بارے میں داخل کیا تھا، اس سے Related میرا یہ دوسرا سوال ہے جو بم ڈسپوزل سکواڈ کے بارے میں ہے۔ یہاں سوال میں مجھے جو تفصیل دی گئی ہے جس میں شہداء کی پیکج کی بات کی گئی ہے، پھر ان میں جو پلاٹس تقسیم ہوگئے ہیں اور جو پیسے دیئے گئے ہیں، یہ بات تو اس حد تک درست ہے لیکن جو بم ڈسپوزل سکواڈ ہے، وہ اپنی جان پر کھیل کر بم بلاسٹ ہونے سے پہلے کوئی کوشش کرتا ہے تو اس کیلئے کوئی ریوارڈ یا انعام کی بات نہیں کی گئی ہے اور یہاں تک سوات میں جو ایک پولیس کانسٹیبل مصطفیٰ شاہ صاحب کی بات کی گئی ہے، اس کو شہداء کے پیکج سے پیسے بھی دیئے گئے ہیں، ہم حکومت کے مشکور ہیں لیکن ساتھ ہی جو لوگ جان پر کھیل کر ہماری جان بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان کو کوئی انعام نہیں دیا گیا ہے اور نہ دینے کی کوئی بات کی گئی ہے۔ سر، میرا سپلیمنٹری کوسچن ہے کہ کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ ایسی نوبت آئے، کوئی اگر بہادری کرے، کوئی پولیس کانسٹیبل اپنی جان پر کھیل کر بم کو ناکارہ بنائے تو اس کیلئے کوئی ارادہ ہے ریوارڈ کا؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: جی، جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب،-----

جناب سپیکر: یہ مائیک آن کریں۔

قائد حزب اختلاف: لږ به زور او کړو خیر دے سپیکر صاحب، چه تاسو ئے واورئ۔ زما یو ضمنی سوال هم دے او دا ډیر اهم سوال ئے کړے دے او چونکه وزیر اعلیٰ صاحب پخپله باندے ناست دے نو زۀ به هغوی ته خواست کوم چه دوئ خصوصی توجه دے ته ورکړی۔ حقیقت دا دے چه دے وخت کښے پولیس ته کوم تکلیف مخامخ دے او په هغے کښے څه قسم دوئ قربانی ورکوی۔ بل ما دلته مخکښے هم خبره کړے وه او بشیر خان ما ته وئیلی وو چه مونږ به کوشش کوؤ چه

ځوک شهید شی او د هغه ځه مراعات وی چه هغه ټول په لسو ورځو کښے د هغه کور ته اورسی، حقیقت دا دے چه اوسه پورے ، ما پرون هم، هغه بله ورځ بنوں ته چه زهٔ تلے وومه نو ما ته ډی آئی جی صاحب فون اوکړو ، مختلف جرګے هغه ته ورتلے ، چونکه د چا درے میاشتے شوے دی، د چا شپږ میاشتے خو هغوی ته هغه مراعاتو کښے ځه ریلیف د هغوی کورونو ته نه دے رسیدلے نو زما به په دے سوال باندے خصوصی خواست وزیر اعلیٰ صاحب ته وی چه هغوی دلته یو ډائریکشن غوندے ورکړی، مونږ به په خپل ګورنمنټ کښے هم په دس دن کښے هغه کور ته چیک او متعلقه ایم پی اے به هغه کور ته لاړو چه د هغه ځه دلته مراعات وو، هغه به ئے ټول اورسول، نو په دیکښے خصوصاً که وزیر اعلیٰ صاحب پخپله باندے-----

<u>جناب سپیکر:</u> دیکښے-----

<u>قائد حزب اختلاف:</u> دے هاؤس کښے نن پخپله باندے دا خبره اوکړی او یو آرډر غوندے جاری کړی د دے۔ ستاسو په وساطت باندے-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> چه په لسو ورځو کښے د پولیس ځوک شهید شی، د هغه د پاره او د زخمی د پاره او بل جی یو خصوصی کیس به زهٔ د دوئ په مخکښے راولم۔ پندره دس دن شوے دی چه ځنګه عبدالستار خان خبره اوکړله، زمونږ په بنوں کښے رحمت الله یو انسپکټر وو، هغه هم داسے یو بم ډی فیوز کولو او هغه په هغے کښے والوتو، که د هغه د پاره دوئ ریکارډ د ډی آئی جی نه راااوغواړی، هغه دومره کیسونه کړی دی چه خلق ئے بچ کړی دی، که رحمت الله د پاره هم یو سپیشل غوندے ځه اناؤنسمنټ اوکړی، د هغه ورکوټی ورکوټی بچی دی نو د هغوی به حوصله افزائی اوشی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *جناب وزیر اعلیٰ صاحب۔ یہ پہلے بشیر بلور صاحب جواب دے چکے تھے لیکن شاید اس میں تھوڑی Delay ہوئی ہے تو آپ کی طرف سے اگر ہاؤس کو کچھ وہ ہو جائے۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب، لیڈر آف دی ہاؤس۔*

(تالیاں)

وزیراعلیٰ: ډیره مهربانی۔ محترم سپیکر صاحب، زهٔ مشکور یم د محترم اکرم خان درانی صاحب او د خپل ورور عبدالستار خان چه یو ډیر Important issue باندے هغوی دلته خبره اوکړه او حقیقت دا دے چه زمونږ پولیس نن د کوم خطراتو سره مخامخ دے او د کومے سختئ سره هغوی تیریږی، نو زمونږ د ټولو دا ذمه داری جوړیږی چه مونږه خپل پولیس فورس سپورټ کړو او په دے زهٔ مشکور یم د دے ټول هاؤس، ځکه چه هر کله د پولیس د سپورټ خبره شوے ده نو دے ټول هاؤس، ټریژری بنچز او اپوزیشن بنچز هم هغوی له سپورټ ورکړے دے، د هغے د پاره زهٔ د دوئ شکریه ادا کول غواړمه او زما په خیال په دے وخت کښے پولیس ته د سیوا نه سیوا د سپورټ ضرورت دے ځکه چه یو فورس چه کوم د یو لاء اینډ آرډر سیچویشن د پاره یا د سټریټ کرائمز د پاره جوړ کړے شوے وو، نن هغه فورس لګیا دے او هغه د یو Insurgency مقابله کوی۔ په دیکښے د ټولو نه اول خو چه کوم زمونږه د پولیس پیکج وو، اللّٰه تعالیٰ د هغوی او دا نور ټول د خیره د نور تاوان او نقصان نه ساتی خو دا یو کمے مونږ محسوس کوؤ چه یو د پولیس د شهید د پاره پینځه لکهه روپئ وے او هغے کښے د زخمیانو د پاره یو لاکھ روپئ وے، نو فرض خو زمونږ دا جوړیږی چه دغه ځوانانو له او دغه شهیدانو له مونږ په کروړونو روپئ ورکړو خو د بد قسمتئ نه د صوبے مالی حالات داسے دی چه دغه ممکن نه ده خو بهرحال اوس د دے هاؤس د معلوماتو د پاره چه کوم زمونږ دغه پیکج وو، هغه د پینځو لکهو روپو نه Approval ما ورکړو، هغه مونږ لس لکهه روپئ کړو او هغه یو لاکھ روپئ مونږه دوه لکهه روپئ کړے۔ (تالیاں) هغه پیکج مونږه ډبل کړو، ستاسو په رهنمایئ او د دے ټول هاؤس په سپورټ، که دا سپورټ نه وے نو دا مونږ نه شو کولے او دویم جی ما پرون په فلور آف دی هاؤس خبره کړے وه چه مونږ به دا کوشش کوؤ چه د دے مسئلے د پاره او د پولیس د مورال د Boost up کولو د پاره مونږ نور هم څه اوکړو۔ اوس چونکه هغه په فائنل سټیجز کښے دی او زمونږه د بعض فارن ډونرز سره خبرے اترے روانے دی او زهٔ امید کوم چه انشاء اللّٰه هغے کښے به فارن ډونرز مونږ سره مکمل تعاون اوکړی چه مونږه د خپلے صوبے د پولیس فورس د پاره یو Planted life او هیلتھ انشورنس پالیسی ورکړو له خیره انشاء

اللہ چہ زمونږہ پولیس فورس لہ خیرہ پہ ھغے باندے Coverd وی او کہ داسے قسمہ مشکلات پیښیږی یا خدائے مہ کړہ د ھغوی Injuries راځی نو چہ Automatically ھغہ انشورنس پالیسی ھغوی Cover کوی۔ اخری خبرہ چہ کوم محترم اکرم خان درانی صاحب اوکړہ چہ دا کوم د سویلین کیجولٹیز کیږی او پہ ھغے کښے دننہ Delays راځی نو دیکښے یو خو بہ زۂ تاسو ټول ھاؤس تہ خواست اوکړم، اللہ تعالیٰ د کړی چہ ستاسو پہ علاقو کښے قطعاً داسے قسمہ واقعات را نہ شی خو کہ خدائے مہ کړہ ستاسو پہ علاقو کښے، ستاسو پہ حلقو کښے داسے قسمہ واقعات راځی نو یو خواست بہ کوم چہ Please directly ما تہ پخپلہ وایئ ځکہ چہ ډی سی اوز تہ انسټرکشنز ما دا ورکړی دی چہ ھر ډی سی او بہ پابند وی چہ ھغہ بہ پہ درے ورځو کښے دننہ دننہ خپل رپورټ ھوم ډیپارټمنټ تہ رالیږی او بیا د ھغے نہ پس ھوم ډیپارټمنټ بہ پابند وی چہ ھغہ پہ اووہ اتہ ورځو کښے دننہ دننہ ھغہ چیکس متعلقہ ضلعے تہ لیږی چہ ھغہ چیکس خلقو تہ ملاؤ شی۔ یو ډیرہ لویہ سانحہ پہ بونیر کښے پیښہ شوے وہ، ھغے نہ مونږ او تاسو ټول خبر یو، اوس ھغہ بلہ ورځ چہ ما معلومات اوکړل نو سرہ د دے چہ ھغہ پہ ډیر Large scale باندے وو، د بونیر د ھغہ خلقو، د شہیدانو چیکس Already ډی سی او بونیر تہ رسیدلی دی چہ ھغہ لہ خیرہ وړاندے مونږ ورکړو۔ کہ بل ھر ځائے کښے داسے واقعات راځی چہ Delay راځی نو زما بہ ریکویسټ دا وی ټول ھاؤس تہ چہ مونږ یو ټائم فریم ایښودے دے، انسانان دی، غلطئ ھم کیږی، کوتاھئ ھم کیږی، کہ پہ ھغے باندے عملدرآمد نہ کیږی نو مہربانی کوئ مونږ تہ وایئ خو واضحہ ټائم فریم زمونږ دغہ دے چہ درے ورځو کښے ډی سی او پابند دے او ھفتہ کښے دننہ ھوم ډیپارټمنټ پابند دے۔ مہربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ، تھینک یو۔ شارٹ کٹ یہ ہوا کہ دس دن میں اگر یہ نہ پہنچے تو آپ سب وزیر اعلیٰ صاحب کو ڈائریکٹ Approach کریں۔ کوسچن نمبر 213، جناب محمد انور خان صاحب۔

* 213 ۔ جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں چوکیاں موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع دیراپر میں کل کتنے پولیس تھانے اور چوکیاں ہیں;

(ii) پولیس تھانوں اور چوکیوں میں منظور شدہ نفری کی تعداد کتنی ہے اور موقع پر کتنی موجود ہے، نیز اگر تعداد کم ہے تو کیا حکومت اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) ضلع دیراپر میں کل منظور شدہ چھ تھانے اور پانچ چوکیاں ہیں۔

(ii) پولیس تھانوں، چوکیوں کی (منظور شدہ اور موجودہ) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: یس سر۔ سر، زما دا کوئسچن ډیر په ښه موقع باندے راغلے دے، نن لیډر آف دی هاؤس جناب امیر حیدر خان هوتی، وزیر اعلیٰ صوبه سرحد هم دلته ناست دے۔ عرض دا دے جی چه کله زمونږه اپر دیر او لوئر دیر مخکښے یوه ضلع وه او کله دا په دوه ډسټرکټس کښے تقسیم شوه، Bifurcation اوشو نو زمونږه د پولیس او د هر ډیپارټمنټ تقسیم شوے دے، دغه شان سوات کښے هم شوے وو، شانګله کښے، بونیر کښے، کله چه تقسیم شوے دے جی، په هغه وخت کښے مونږ له دوئ کوم جواب راکړے دے جی، تفصیلی جواب که زۀ ټول وایم نو دے باندے ډیر ټائم لګی، ستا سو ټائم پرے نه ضائع کوم۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Only supplementary question, supplementary question?

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سپلیمنټری کوئسچن زما دا دے جی، زۀ په دے دغه باندے هم خبره کوم جی۔ اوس دوئ چه کوم جواب ما له راکړے دے، په هغے کښے که تاسو په Last page باندے اوګورئ جی، 96 پرے د پاسه لیک دے، په هغے کښے دوئ لیکلی دی چه زمونږه اوس دا کوم موجوده سټاف چه دے، هغه ټوټل 339 دے جبکه پکار دلته دے جی 1930، د جرائمو، آبادئ او د ضلعے په حساب باندے چه کوم دے، هغه 1930 دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا سو په خیال Strength کم دے، نفری کمه ده؟

جناب محمدانور خان ایڈوکیٹ: بالکل، دوئ په خپل جواب کښے لیکلی دی سر، تاسو اوګورئ چه په دے 96 د پاسه لیک دے، په دیکښے هغوی لیکلی دی چه په دیکښے 1591 کسان کم دی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه، ٹھیک شوه۔

جناب محمدانور خان ایڈوکیٹ: سر، اوس عرض دا دے چه په دے سٹاف کښے چه کوم 339 دلته حاضر دی، جی 'آپریشنل' شومره دی او'نان آپریشنل' شومره دی جی او بیا په دیکښے ٹریفک ته کوم کسان تلی دی؟ په ٹریفک کښے پکښے کسان شته دے جی، نائب کورٹس پکښے دی، آفس سٹاف پکښے دے، Miscellaneous پکښے دی، جوډیشری سره دی، ججانو صاحبانو سره ګنران دی، په پلونو باندے چوکیداران شته، یعنی ٹوٹل د هغه ضلعے دغه ٹوٹل پولیس لائن چه کوم دے، په هغے کښے صرف سو کسان دی، صرف سو کسانو باندے ټوله ضلع چلیږی جی۔ نن سبا په ملاکنډ ډویژن کښے چه کوم حالات دی، سوات کښے چه کوم حالات دی، خدائے د نه کړی دیر ته، نو که زمونږه ٹوٹل سو کسان پولیس په پولیس لائن کښے وی، ډسټرکټ دیر ډیره غټه ضلع ده سر، زما ریکویسټ دا دے جی چه دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک شوه جی۔۔۔۔

جناب محمدانور خان ایڈوکیٹ: دا جی دے متعلقه کمیټئ ته تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نفری کمه ده او تاسو وایئ چه دا پوره کړی۔

جناب محمدانور خان ایڈوکیٹ: نه جی، کمیټئ ته ئے ریفر کړئ، مونږ به ورسره کښینو، پولیس افسرانو سره به کښینو او طریقه کار به جوړ کړو۔ متعلقه کمیټئ ته دا کوئسچن ریفر کړئ، مونږ به ورسره کښینو او د دے طریقه کار به راوباسو۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، جی لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے ده جی چه بالکل د پولیس کمے تقریباً هره ضلع کښے شته دے۔ دے د پاره مونږه مرکزی حکومت سره خبرے کړے دی او هغوی څه د چار بلین روپو یو پیکیج Promise کړے دے جی، نو هغے کښے په

فیز (ون) کښې تقریباً دوه نیم زره پولیس اهلکاران مختلف کیډرز کښې، رینکس کښې به انشاء الله اغستلې کیږی نو چه څنګه دا خلق راشی نو هرې ضلعې ته به د هغې د Strength مطابق څه نه څه پولیس ورځی که خیر وی۔ نو دا یو فیز نه دے، د دے نه پس سیکنډ، تهرډ فیز دا سې به روان وی نو انشاء الله، د پولیس دا کمې به هرې ضلع کښې پوره کیږی جی، خو ترتیب وار به وی۔

جناب سپیکر: دے باندے لږ تندی اوکړئ جی، دا ضروری شے دے۔

وزیر قانون: ٹهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 260، مفتی سید جانان صاحب۔ سید مفتی جانان صاحب۔

* 260 ۔ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقے پی ایف۔43 کی تحصیل ٹل میں پولیس پرائیویٹ گاڑیاں جو کہ غریب عوام کا واحد ذریعہ معاش ہوتی ہیں، پکڑ کر فوج کے حوالے کر دیتی ہے جن سے فوج پندرہ سے بیس دن تک بیگار لیتی ہے جس کی وجہ سے عوام فاقہ کشی پر مجبور ہو جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کس قانون کے تحت میرے حلقے کے عوام کو اذیت دی جارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ ہنگو پولیس نے نہ تو کسی قسم کی گاڑی قبضہ کی ہے اور نہ فوج یا دوسرے ادارے کے حوالے کی ہے، تاہم ایمرجنسی کی حالت میں سرکاری گاڑیوں کی ناپیدگی کی صورت میں لوگ رضاکارانہ طور پر گاڑیاں روزانہ کے حساب سے کرایہ اور تیل پر دیتے ہیں۔ ان گاڑیوں کو تیل اور روزانہ کرایہ باقاعدگی سے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری کوئسچن شته، ضمنی سوال جی؟

مفتی سید جانان: بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ ما ته چه کوم جواب راکړے شوے دے کنه، سوال دا دے چه آیا پولیس دا ګاډی نیسی او فوج ته ئے ورکوی، تقریبا پینځه ورځو نه پنځلس ورځو پورے هغه فوج سره وی، دے ځائے کښې جواب ئے راکړے دے چه هیڅ ګاډی مونږه نه دی نیولی او که نیولی هم دی نو هغه رضاکارانه طور باندے مونږ ته خلقو راکړی دی او د هغې مونږ د تیلو خرچه

ورکوؤ او روزانه خرچه ورکوؤ۔ دا جی تقریباً یو پنځلس نومونه ما سره دا سے موجود دی چه دا ګاډی نیولی شوی دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او هغوی له ئے څه نه دی ورکړی؟

مفتی سید جانان: دے یو ګاډی ته ئے شل لیټره تیل اچولی دی، شپږ لیټره ئے بل ته اچولی دی، بالکل ئے جی نه یوه پیسه ورکړے ده او نه مطلب دا دے یو لیټر تیل ئے ورته اچولی دی او جواب کښے ئے لیکلی دی چه هیچ چا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسټر صاحب! دا ولے تاسو څه نه ورکوئ؟ جی پلیز جواب۔

وزیر قانون: دا سے ده جی، دا تفصیلات خو دوئ اوس را کړل او حالانکه اصولاً دا دی چه کوم ډیپارټمنټ دا استعمال کړی، که فوج ئے استعمالوی، که پولیس ئے استعمالوی، خامخا به کرایه هم ورکوی او تیل به هم ورکوی، دا خو لکه بیګار د چا نه نه شی اغستلے کیدے قانوناً، خو اوس چه کوم تفصیلات دوئ راوړاندے کړل، دا د ما سره دوئ شیئر کړی نو چه څه Possible وی انشاء الله۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ترے واخلئ جی او چه څه حقیقت وی، په هغے باندے عمل اوکړئ۔

وزیر قانون: ٹهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: تهینک یو جی۔ جناب ملک قاسم صاحب، سوال نمبر 261۔

* 261 ۔ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں مالی سال 08-2007 میں لیوی کی بھرتی کی گئی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتیاں قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی ہیں;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تمام بھرتی شدہ افراد کی تعداد، نام، ولدیت، پتہ و دیگر کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز جملہ اہلکاروں کی موجودہ تعیناتی کہاں کہاں ہوئی ہے، کون کس کیساتھ اور کہاں پر ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) مطلوبہ فہرست مہیا کی گئی جو کہ اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، دا کوم تفصیل ئے چه راکړے دے، مونږ دا کوئسچن صرف د دے د پاره کړے وو چه په دیکښے ډیر داسے خلق دی چه هغه ریټائر شول، د دے لیوی والا نه پنشن وی، نه بل څه وی، بیا مونږ دا وایو چه په دے باندے د هغوی لواحقین بهرتی شی۔ آیا زۀ د منسټر صاحب نه دا پوښتنه کوم چه دا ولے نه دی بهرتی شوی؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: غیر خلق بهرتی دی۔

وزیر قانون: تاسو وایئ چه یره کوم خلق ریټائر شو، د هغوی لواحقین۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جی ہاں۔

وزیر قانون: دے سوال کښے خو جی تاسو ته مکمل تفصیل درکړے شوے دے چه کوم کوم کسان بهرتی شوی دی کنه جی، نو دا خو به اوس بیا یو بل سوال تاسو اوکړئ چه د لواحقینو متعلق بیا پوره ډیټا تاسو ته Provide کړو جی۔ دا لکه څومره چه شوی دی، هغه مکمل تفصیل مونږه ورکړے دے چه دا دا کسان شوی دی جی۔ اوس آیا چه د کوم پنشنر خپل ځوئے دے یا د هغه څوک شوے دے نو دغه لا فی الحال ډیټا نشته۔ نو یا خو د دے نه پس به د متعلقه محکمے د افسر به ئے درله درکړی او یا چه څنګه۔۔۔۔

جناب سپیکر: Criteria کښے دا شته، د ایمپلائیز سنز کوټه یا دا ملک صاحب چه څه وائی؟

وزیر قانون: یره جی دا به کنفرم کول غواړی خو هسے Generally ګورنمنټ کښے وی جی، ایمپلائیز سنز کوټه وی تقریباً، خو دا ده چه I have to۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا تاسو چیک کړئ، که چرته واقعی Reasonable وی او۔۔۔۔

وزیر قانون: د سیشن نه پس به جی دوئ زۀ پوره، مکمل به ئے انفارم کړو جی۔

ملک قاسم خان خٹک: دا پینډنګ کړئ کنه جی۔

جناب سپیکر: دا تاسو به ورسره کښینئ جی۔

وزیر قانون: چه تا سو Satisfy نه شوئ بیا به ئے خیر دے۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: تھیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 179، جی مفتی سید جانان صاحب۔

* 179 ۔ مفتی سید جانان: کیاوزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ضلع ہنگو کو روزانہ کی بنیاد پر آٹا فراہم کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ افغانستان کو غیر قانونی طریقہ سے آٹا لے جایا جاتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ افغانستان کو غیر قانونی طریقہ سے آٹا لے جانے کی وجہ سے آئندہ چند مہینوں میں ملک میں اور خاصکر صوبہ سرحد میں آٹے کا بحران پیدا ہونے کا خدشہ ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جواب اثبات میں ہوں تو:

i۔ ضلع ہنگو کو روزانہ کتنے ٹن آٹا فراہم کیا جاتا ہے؛

ii۔ افغانستان کو غیر قانونی طور پر آٹا لے جانے کی روک تھام کے سلسلے میں حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ دیگر اضلاع کی طرح ضلع ہنگو کو بھی حکومت کی طرف سے گندم /آٹا روزانہ کی بنیاد پر فراہم کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ افغانستان کو صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں کے ذریعے غیر قانونی طریقے سے آٹا لے جانے کی کوشش کی جاتی ہے جس کی وجہ سے صوبہ سرحد کی مارکیٹ میں گندم کی دستیابی متاثر ہوتی ہے لیکن حکومت کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے ایسے تمام راستوں پر ناکے لگائے گئے ہیں تاکہ آٹے کے غیر قانونی نقل و حمل کو روکا جاسکے۔

(ج) حکومت صوبہ سرحد نے فاٹا کو اس کی آبادی کے حساب سے گندم کی پوری فراہمی کو یقینی بنایا ہے جس کی وجہ سے پولیٹیکل ایجنٹس کو اپنے آٹے کی ضروریات کیلئے پرمٹ جاری کرنے کی اجازت نہیں ہے اس وجہ سے بندوبستی علاقے سے قبائلی علاقوں کی طرف آٹے کی سپلائی میں نمایاں کمی آئی ہے، نتیجتاً سمگلنگ کو قابو کرنے میں کافی مدد ملی ہے۔ حکومت کے پاس گندم کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اس کیساتھ ساتھ وفاقی وزرات خوراک وزراعت کے توسط سے درآمدی گندم کی ترسیل بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب سے بھی روزانہ کی بنیاد پر پانچ ہزار ٹن آٹا، میدہ، فائن کی ترسیل کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ ان

اقدامات کی وجہ سے مارکیٹ میں آٹاوافر مقدار میں موجود ہے اور قیمتیں بھی کم ہوئی ہیں، اسلئے بحران کا کوئی خدشہ نہیں ہے۔

(ج) i۔ ضلع ہنگو کو روزانہ 155 ٹن گندم /آٹافراہم کیاجاتاہے۔

ii۔ بندوبستی علاقوں سے فاٹامیں داخل ہونے والی شاہراہوں پر چیک پوسٹیں قائم کی گئی ہیں جن پر ایف سی، ضلعی انتظامیہ، مقامی پولیس اور محکمہ خوراک کے اہلکار مشترکہ طور پر ڈیوٹی انجام دیتے ہیں تاکہ قبائلی علاقوں میں ضروریات سے زیادہ آٹے کی داخلہ روک کر سمگلنگ کاانسداد کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ قبائلی علاقوں کیلئے پولیٹکل ایجنٹ کی طرف سے آٹے کے نقل وحمل کیلئے پرمٹوں کے اجراء کا سلسلہ بند کردیاگیا ہے۔ سمگلنگ کی روک تھام کیلئے پولیٹیکل ایجنٹس کو بھی چیف سیکرٹری صوبہ سرحد کی طرف سے خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

ضلع ہنگو کو روزانہ فراہمی:

(1) سبسڈائز گندم برائے پسائی بذریعہ فلور ملز	45 ٹن روزانہ
(2) آٹافائن اور میدہ پنجاب سے بذریعہ انڈنٹس	110 ٹن روزانہ
کل فراہمی	155 ٹن روزانہ

جناب سپیکر: جی مخکښے بل سوال پکښے شته ضمني؟

مفتي سيد جانان: نه جي، بس هم دغه سوال دے خو د دے سوال نه دا جي ډير مخکښے راغلے دے۔ ما چه کومه خبره کړے وه نو هم هغه خبره اوشوله جي۔ رمضان کښے او د رمضان نه مخکښے تاسو پسے هم خلقو بدے ردے وئيلے دي، مونږ ټولو پسے ئے وئيلے دي، هم هغه شے پيدا شولو او اوس في الحال جي بيا دغه روان دے، دا دوه درے ورځے اوشولے، مطلب دا دے بيا غير قانوني طور باندے د اوړو سمګلنګ کيږي خو که اوس مونږ دلته کښے اووايو نو پته نشته دے چه حکومت والا په دے باندے ولے دغه نه کوي؟ ګني دا د اوړو د بحران راتلو نه مخکښے ما دا خبره کړے وه، دا کوئسچن مے جمع کړے وو۔ د اوړو بحران هم راغلو او ښه زيات راغلو، د حکومت هم بے عزتي اوشوله او زمونږ هم اوشوله او د هغے باوجود زما په جواب کښے ليکلے کيږي چه مونږه

سره بنه ډير غنم دي او اوړه راسره دي، هيڅ بحران نه دے۔ بحران تاسو هم اوليدلو او مونږه هم اوليدلو۔

جناب سپیکر: دا ستاسو د سوال جواب ليټ شوے دے، مطلب دا دے ؟

مفتی سید جانان: د دے خو د درے مياشتو نه هم ډير وخت اوشولو جی۔

جناب سپیکر: جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان سے گزارش ہے بلکہ آخری بار میں ہدایت کرتا ہوں کہ پہلے پندرہ دن تھے، ابھی ہم دس دن دے رہے ہیں کہ Within ten days آپ کی طرف سے جواب آئے گا (تالیاں) اور دوسری بات یہ کہ ممبر صاحبان بھی کوشش کریں کہ Authentic questions پوچھیں تاکہ Improvement آجائے۔

مفتی سید جانان: دا مونږ سره بيا بيا دا شے کيږی، دے هاؤس کښے مونږ بار بار اودريږو او دا شے بيا Repeat کيږی او روان دے جی۔

جناب سپیکر: بيا سمگلنگ شروع دے ؟

مفتی سید جانان: اوس بيا شروع دے باقاعده۔

جناب سپیکر: د دے خصوصی نوټس واخلئ جی۔ لاء مسنټر صاحب، بس صرف دومره۔۔۔۔۔

وزیر قانون: ټهيک شوه جی۔

جناب سپیکر: جی، فوڈ منسٹر صاحب۔

(تالیاں / قہقہے)

جناب سپیکر: شازی خان! یہ مجھے سمجھ نہیں آتا، آپ اتنا لیٹ جواب بھی دیتے ہیں اور پھر بھی آپ کو اتنی Clapping ہو رہی ہے، یہ کرشمہ کیا ہے ؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): یہ کوئسچن دو دفعہ پہلے آیا ہے جی، یہ کوئسچن دو دفعہ پہلے آیا ہے، دونوں دفعہ اجلاس لیٹ ہوا ہے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔ یہ آپ نے تو بہت ہمت کی تھی، آٹے کی قیمت ڈاؤن کی تھی تو اس وجہ سے آپ کو Thumbing ہوئی۔

وزیر خوراک: اس وقت مفتی جانان صاحب نے جس طرح فرمایا جی، کہ یہ جو ڈسٹری بیوشن سسٹم ہے، فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا اس میں As such اتنا کوئی رول نہیں ہے۔ یہ وہاں کے ڈی سی او، وہاں کے منتخب نمائندے، وہاں کے چیمبر آف کامرس کے پریذیڈنٹ، وہاں کے بار کے پریذیڈنٹ اور بار کے جنرل سیکرٹری پر مشتمل کمیٹی ہوتی ہے جو اس ڈسٹری بیوشن کے نظام کو دیکھتی ہے اور ان کی مشاورت سے یہ ساری چیزیں اس حد تک ممکن ہوئی ہیں کہ یہ ریٹ کم ہوئے اور جیسے انہوں نے کہا تو انشاء اللہ ہم اور بھی Efforts کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مفتی صاحب کا یہ ہے کہ حالات کچھ ٹھیک ہو چکے تھے، اب دوبارہ خراب ہو رہے ہیں، اس پر توجہ دیں۔

وزیر خوراک: ہاں انشاء اللہ۔

مفتی سید جانان: خو اصل خبره دا ده چه په هغه لارو باندے اوږه روان دی او ډی سی او او منسټر صاحب ته دا ما په موقع وئیلے وو۔

جناب سپیکر: بس، اوس کهولاؤ هدایات ورته ما هم ورکړل او ستاسو کوئسچن ډیر ښه وو، تکړه دغه پرے اوشو جی۔ محترمه شازیه طهماس بی بی، کوئسچن نمبر 345۔

* 345۔ محترمہ شازیہ طہماس: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ داخلہ یا کوئی اور محکمہ پولیس آرڈر 2002 میں ترامیم کر سکتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک محکمے نے مذکورہ آرڈیننس میں کتنی اور کیسی ترامیم کی ہیں، اگر جواب نفی میں ہو تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) پولیس آرڈر 2002 بھی آئین کے شیڈول نمبر 6 کا حصہ ہے اور اس کو دیگر قوانین مندرجہ مذکورہ شیڈول کی طرح آئین کی سترہویں ترمیم کے تحت تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ پولیس آرڈر میں کوئی ترمیم، تبدیلی یا تنسیخ صدر مملکت سے پیشگی اجازت کے بعد ہی عمل میں لائی جا سکتی ہے اور یہ تحفظ صرف ابتدائی چھ سال تک فراہم کیا گیا ہے۔ چنانچہ مذکورہ پولیس آرڈر میں اگر کوئی ترمیم کرنا مقصود ہو تو متعلقہ محکمہ بوساطت صوبائی کابینہ صدر مملکت کی پیشگی اجازت سے متعلقہ ترامیم، تبدیلی یا تنسیخ کی بابت قرارداد اسمبلی میں پیش کر سکتا ہے۔

(ب) تاحال پولیس آرڈر 2002 میں کسی بھی قسم کی کوئی ترمیم عمل میں نہیں لائی گئی۔ ابھی تک پولیس آرڈر میں کسی قسم کی ترامیم کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

Ms. Shazia Tehmas: Yes, there is a supplementary question regarding the amendments in the 'Police Order'. محکمے نے جو جواب مجھے دیا ہے، وہ یہ ہے کہ ابھی تک اس طرح کی کوئی ترامیم نہ ہوئی ہیں اور نہ ہونگی لیکن اگر میں آپ کی توجہ، 17 جنوری کو چیف سیکرٹری صاحب کی طرف سے ایک لیٹر ایشو ہوا ہے جس میں انہوں نے یہ Clearly لکھا ہے۔

"It was decided that the proposal regarding amendments in the Article 74 of the Police Order with the view of including the names of Chief Secretary, Home Secretary and IGP in the Provincial Public Safety Commission as its members may be referred to the committee already constituted to review Police Order,2002." تو میں سمجھتی ہوں، یہ Violation ہے، محکمے کی ابھی تک اس سلسلے میں کوئی Capacity build up نہیں ہوئی ہے کہ وہ صحیح طریقے سے اپنے سوالات کے جوابات تو کم از کم دیں اور نیز میں چاہونگی کہ اس میں انکوائری ہونی چاہیئے کہ ایک ممبر کے پاس جواب یہ آتا ہے کہ پولیس آرڈر میں کوئی ترامیم نہیں ہو رہی ہے لیکن Still اس میں ابھی بھی ترامیم کی بات چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! یہ محترمہ کیا بتا رہی ہیں؟

وزیر قانون: چونکہ ضمنی سوال میں انہوں نے یہ لیٹر ابھی Read out کیا ہے تو میں دیکھ لیتا ہوں کہ چیف سیکرٹری صاحب کے جو احکامات ہیں، اس کی قانونی حیثیت کیا ہے تو اس کے بعد بیٹھ کے ان کیساتھ بات کرلیں گے جی سیشن کے بعد۔

جناب سپیکر: جی ایک تو یہ سیفٹی کمیشن والا ذرا تیز کریں تاکہ آپ لوگوں پہ Burden کم ہو جائے۔

محترمہ شازیہ طہماس: سر، اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ Already یہ ٹاسک آپ نے متعلقہ کمیٹی، ہوم اینڈ ٹرائیبل آفیئرز کو Forward کیا تھا تو آپ ذرا ان سے معلومات کریں۔ چیئرمین صاحب موجود ہیں تو انہوں نے اس سلسلے میں کوئی رپورٹ بنائی بھی ہے کہ نہیں پبلک سیفٹی کمیشن کے Matters کو Investigate کرنے کیلئے؟

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! یہ پہلے بھی جو میٹنگ ہم کر چکے تھے، اس پر کوئی پیشرفت ہوئی ہے؟

محترمہ شازیہ طہماس: نہیں سر، یہ ہوم اینڈ ٹرائیبل آفیئرز کو آپ نے Forward کیا تھا۔

جناب سپیکر: یہ چیئر مین صاحب بیٹھے ہیں، آپ بیٹھیں جی۔ جی چیئر مین صاحب!

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ شاہ حسین صاحب کا مائیک آن کریں جی، دوسرے مائیک پر چلے جائیں۔ آپ کا اپنا مائیک آن ہو گیا ادھر جائیں جی۔ (قہقہے)

جناب شاہ حسین خان: ډیره مهربانی، شکریه۔ په دیکښے مونږه په یکم جنوری باندے میټنګ کړے دے جی، آئی جی پی صاحب راغلے وو او هوم سیکرټری صاحب راغلے وو او مونږه پکښے سفارشات هم تیار کړی دی۔ انشاءالله تعالیٰ سبا خو نه کیږی او بله ورځ به ئے زهٔ په اسمبلئ کښے پیش کړمه جی۔

Mr. Speaker: Thank you, Ji. Muhtarama Shazia Bi Bi, again, Question No. 346.

* 346۔ محترمہ شازیہ طہماس: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے تمام اضلاع میں پولیس آرڈر 2002 کے سیکشن 168 اور 109 کے تحت 'پولیس لیزان کمیٹی' اور 'کریمنل جسٹس کوآرڈینیشن کمیٹی' موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) پولیس آرڈر 2002 کی شق 168 کے مطابق صوبائی دارلحکومت پشاور میں 'سیٹیزن پولیس لیزان کمیٹی' ڈاکٹر ناصر الدین اعظم کی سربراہی میں قائم کی جا چکی ہے۔ مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ 'سیٹیزن پولیس لیزان کمیٹی' کی ضلعی سطح پر قیام کے بارے میں پولیس آرڈر 2002 میں ہدایات صراحت موجود نہیں ہے۔ اسی طرح پولیس آرڈر 2002 کی شق 109 کے مطابق 'کریمنل جسٹس کوآرڈینیشن کمیٹیز' صوبے کے تمام اضلاع میں قائم ہیں۔

(ب) 'سیٹیزن پولیس لیزان کمیٹی' کے ارکان کی تفصیل مہیا کی گئی۔ پولیس آرڈر 2002 کے آرٹیکل 109 اور 110 کے مطابق 'کریمنل جسٹس کوآرڈینیشن کمیٹیز' کے تمام ممبران بلحاظ عہدہ ممبران (Ex officio members) ہوتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج / چیئر پرسن

2۔ ہیڈ آف ڈسٹرکٹ پولیس

3۔ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر
4۔ ڈسٹرکٹ سپرٹینڈنٹ جیل
5۔ ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر
6۔ ڈسٹرکٹ پے رول آفیسر
7۔ ہیڈ آف انویسٹیگیشن / سیکرٹری

Mr. Speaker: Any further supplementary?

Ms. Shazia Tehmas: Sir, I am not satisfied with the answer because یہاں پہ ان لوگوں نے مجھے یہ بتایا ہے کہ پشاور میں 'سیٹیزن پولیس لیزان کمیٹی' ڈاکٹر ناصرالدین اعظم کی سربراہی میں قائم ہو چکی ہے۔ پہلا میرا اس سے اختلاف ہے کہ اس کے جو چیئرمین ہیں، وہ جاوید صاحب کوئی ہیں، وہ اس کے چیئرمین ہیں، ڈاکٹر ناصرالدین اعظم، I don't know کہ یہ کون صاحب ہیں؟ لہذا ایک تو یہ غلطی ہے۔ Secondly، 'سیٹیزن پولیس لیزان کمیٹی' کی ضلعی سطح پر قیام کے بارے میں پولیس آرڈر میں ہدایات و صراحت موجود نہیں، یہ بالکل غلط بات ہے۔ اگر آپ متعلقہ، یہ پولیس آرڈر میں اپنے ساتھ لے کر آئی ہوں جی، اس میں آرٹیکل نمبر 168 ہے جس میں 'سیٹیزن پولیس لیزان کمیٹی' ہے، "The Government may establish Citizen Police Liaison Committees as voluntarily, self financing and autonomous body in consultation with the National Police Public Safety Commission"، یہاں پر لفظ 'کمیٹی' کا نہیں، 'کمیٹیز' کا ذکر ہوا ہے، لہذا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صوبائی سطح پر مزید یہ کمیٹیاں بننی چاہئیں، یہ لازمی نہیں ہے کہ صرف آپ ایک کمیٹی بنا کے بری الذمہ ہو جائیں۔ نیز اس حوالے سے UNDP نے اس پر باقاعدہ ایک ریسرچ پیپر تیار کیا تھا، 'ماڈل بائی لاز' بھی تیار کئے تھے جو کہ Approve بھی ہو چکے تھے جس میں یہ کہا گیا تھا کہ پچھلے Tenure میں آپ ہر ضلع کی سطح پر 'پولیس لیزان کمیٹیز' بنائیں گے۔ چھ سالوں میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کو اتنی کسی نے توفیق نہیں دی کہ ایک پشاور کے علاوہ بھی یہ کمیٹیاں بنا سکے؟ مجھے اس کا جواب چاہیئے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب! یہ جو ناصرالدین اعظم صاحب ہیں، یہ تو پرانا والا کچھ چیز لگ رہا ہے، 2004 والا، اب بھی وہی ہے؟

وزیر قانون: میرے خیال میں جی یہ انہوں نے پہلے بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو نیا کوئی آیا ہے کہ وہی ہے ؟

وزیر قانون: وہی چل رہا ہے جی۔ اگر میرے خیال میں یہ کمیٹی کو سونپ دیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا تاکہ مکمل Facts اس کے ڈھونڈ لیں اور جو بھی Recommendations ہونگیں، انشاء اللہ We will accept that، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ جو باڈی اس کیلئے بنی ہے، وہ فوری اپنی Nomination کر لے تاکہ کمیٹی Complete ہو جائے، اس پر ذرا Stress کر لیں۔ ان کا دوسرا سوال آ رہا ہے نا۔

محترمہ شازیہ طہماس: اس کا جو (ب) جز ہے، اس میں انہوں نے کہا ہے 'سٹیزن پولیس لیزان کمیٹیز' کی تفصیل درج ذیل ہے، سر، کریمنل جسٹس کوآرڈینیشن ایک اور کمیٹی ہے جی جس میں باقاعدہ ہیڈ آف ڈسٹرکٹ پولیس، ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، سپرنٹنڈنٹ جیل، پروبیشن آفیسر اور پے رول آفیسر جو ہیں ڈسٹرکٹ کے، وہ اس میں ممبر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کی تفصیل درج ذیل ہے لیکن پیچھے مجھے کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔ مہربانی فرمائیں اس کی ہر ضلع کی سطح پر انہوں نے جو کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں، اس کی تفصیل مجھے فراہم کی جائے۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! کچھ ہے آپ کے Knowledge میں، یہ کیا بات ہو رہی ہے؟ آپ لوگوں نے تو اس پر کافی میٹنگز کی ہیں۔ شاہ حسین صاحب چیئرمین صاحب ہیں ہماری کمیٹی کے، ان کا مائیک آن کریں۔

جناب شاہ حسین خان: دا جی ما تاسو ته اووئیل کنه، دا ټولے خبرے چه کومے دی، د دے درے واړو سوالاتو جوابات چه مونږه بله ورځ کوم رپورټ پیش کوؤ، هغے کښے دا ټول شته دے جی۔

جناب سپیکر: دا دومره Delay ولے کوئ تاسو؟

جناب شاہ حسین خان: مونږ نه دے کړے جی۔ مونږ پکښے په دے یکم تاریخ باندے میټنګ کړے دے، اوس هغه د اخبار اشتهارات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ګورنمنټ ته به هم سپورټ ملاؤ شی، کیدے شی Improvement لږ څه ورسره راشی۔

جناب شاہ حسین خان: زۂ چه بله ورځ کوم رپورټ پیش کوم کنه جی، هغے کښے د دے درے وارو سوالا تو مسئله حل کیږی جی۔

جناب سپیکر: جی بی بی! آپ کا دوسرا سوال۔ محترمہ شازیہ طہماس بی بی، کوئسچن نمبر 347۔

* 347 ۔ محترمہ شازیہ طہماس: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 'پراونشل پبلک سیفٹی کمیشن' کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) آیا کمیشن کیلئے آزاد امیدواران کی تعیناتی کیلئے انٹرویوز کب کئے ہیں اور اگر نہیں کئے تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ 'پراونشل پبلک سیفٹی اینڈ پولیس کمپلینٹس کمیشن صوبہ سرحد' کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) آزاد امیدواران کی تعیناتی کیلئے جسٹس (ر) جناب حامد سعید صاحب کی سربراہی میں 'سلیکشن پینل' کا قیام عمل لایا گیا ہے اور 'سلیکشن پینل' کی باہمی مشاورت سے موزوں آزاد امیدواران سے 'درخواستیں مطلوب ہیں' کے عنوان سے مورخہ 11 جنوری 2008 کو اشتہار اخبارات میں مشتہر ہو چکا ہے۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 جنوری ہے جس کے بعد 'سلیکشن پینل' مزید کارروائی کریگا۔

Mr. Speaker: Any further supplementary?

محترمہ شازیہ طہماس: نہیں سر، سپلیمنٹری، یہ جو رپورٹ پیش ہو گی تو اس کے بعد ہی میں اس میں کچھ Add کر سکوں گی، فی الحال I am satisfied۔

Mr. Speaker: Thank you. Thank you, Bi Bi. Syed Qalb-e-Hasan Sahib, Question No. 122.

* 122 ۔ سید قلب حسن: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک گندم کی سبسڈی کی مد میں کافی رقم ادا کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ ہر ضلع کو آٹے کیلئے گندم بھی فراہم کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہو تو:

1۔ چوبیس اضلاع کو آٹے کیلئے فراہم شدہ گندم اور گزشتہ دو سال میں سبسڈی کی مد میں ادا شدہ رقم کی تفصیل بتائی جائے؛

2۔ گزشتہ دو سال میں ضلع کوہاٹ کو کتنی گندم فراہم کی گئی ہے اور اس پر کتنی سبسڈی دی گئی ہے؛
3۔ گزشتہ دو سال میں ملز مالکان نے مذکورہ آٹا کس طرح تقسیم کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (الف) یہ درست ہے۔
(ب) یہ درست ہے۔
1۔ چوبیس اضلاع کو آٹے کیلئے فراہم شدہ گندم اور گزشتہ دو سال میں سبسڈی کی مد میں ادا شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

برائے سال	فراہم کردہ گندم	سبسڈی
2006- 07	338260 میٹرک ٹن	749.922 ملین
2007- 08	806145 میٹرک ٹن	5569.656 ملین

2۔ گزشتہ دو سال میں ضلع کوہاٹ کو گندم کی فراہمی اور اس پر سبسڈی کی تفصیل ذیل ہے:

برائے سال	فراہم کردہ گندم	سبسڈی
2006- 07	8729 میٹرک ٹن	19.352 ملین
2007- 08	20910 میٹرک ٹن	144.467 ملین

3۔ سال 07 -2006 میں فلور ملز مالکان نے آٹے کی فروخت اپنی مرضی سے مارکیٹ میں کی ہے کیونکہ صوبائی حکومت یا ضلعی انتظامیہ کی طرف سے آٹے کی فروخت پر کوئی پابندی نہیں تھی۔ رمضان پیکج کی تقسیم ضلعی انتظامیہ اور محکمہ خوراک نے مقامی حلقہ کے ایم پی اے کی مشاورت سے کی ہے۔ دوران سال 08 -2007 میں آٹے کی کمی کیوجہ سے ضلع انتظامیہ نے آٹے کی تقسیم باقاعدہ بندی اور ہر ضلع میں یونین کونسل کی سطح پر روزانہ تقسیم مقرر کردہ آٹا ڈیلروں کے ذریعے 'فیئر پرائس شاپس' پر کر دی ہے۔ ضلعی انتظامیہ کوہاٹ کی طرف سے فراہم کردہ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Syed Qalb- e- Hassan: Yes, Sir.

جناب سپیکر: جی بتائیں۔
سید قلب حسن: سر، اس میں سپلیمنٹری دو کوئسچنز ہیں۔ ایک تو ہمیں جو آٹا ابھی پنجاب سے مل رہا ہے، منسٹر صاحب سے میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ وہ بالکل کھانے کا آٹا نہیں ہے اور ریٹ اس کا انتہائی کر دیا ہے ان لوگوں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوالٹی بھی خراب ہے اور ریٹ بھی زیادہ ہے۔

سید قلب حسن: کوالٹی بھی خراب ہے اور ریٹ انہوں نے پچاس، ساٹھ، ستر روپے زیادہ کر دیا اور وہ آٹا کوئی لے نہیں رہا، وہاں گوداموں میں پڑا ہے، ایک تو یہ کوئسچن ہے۔ دوسرا سر، اگر آپ (ج) جز میں دیکھیں کہ فراہم کردہ گندم تین لاکھ، اڑتیس ہزار، دو سو ساٹھ، سبسڈی ہے 749 ملین اور تین لاکھ اڑتیس ہزار کو اگر ہم ڈبل کریں تو یہ تقریباً 2.5 کے حساب سے آٹھ لاکھ، چھ ہزار ایک سو پینتالیس ملین۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بالکل۔

سید قلب حسن: اب منسٹر صاحب ہمیں یہ بتائیں کہ یہ سبسڈی یہ کس حساب سے دیتے ہیں؟ یہاں پر ہے 749، اس کا ڈبل ہونا چاہیئے 2200، 2300 سو ملین، یہاں پر ہے 5559 ملین، تو کیا اس کا کوئی فارمولہ ہے یا کوئی حساب ہے کہ بس اپنی مرضی ہے؟

جناب سپیکر: جی فوڈ منسٹر صاحب، پلیز جواب دے دیں۔

وزیر خوراک: محترم قلب حسن صاحب نے جو پہلی بات کی کہ آٹے کی کوالٹی خراب ہے تو جو آٹا ہمیں پنجاب گورنمنٹ سے ملتا ہے، وہ کوئی سبسڈائزڈ آٹا نہیں ہوتا بلکہ وہ انہوں نے وہاں کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ فل قیمت پر دیتے ہیں؟

وزیر خوراک: وہاں کی ملوں کو اختیار دیا ہوا ہے کہ وہ اپنی پرائیویٹ گندم ہم پر بھیجتے ہیں اور وہ ریٹ وہ اپنی مارکیٹ کے حساب سے مقرر کرتے ہیں، کہ اگر یہاں Availability ہے، یہاں زیادہ آٹا Available ہے تو ریٹ کم ہوگا۔ جب یہاں پر آٹا کم ہوا تو وہ ریٹ زیادہ کر دیتے ہیں۔ اس کیلئے As such ہم پراونشل گورنمنٹ کا کوئی اتنا، یعنی ہم بار بار ہر فورم پر کہتے رہے ہیں کہ اس چیز کو ٹھیک کیا جائے لیکن وہ پنجاب گورنمنٹ کی مرضی ہے کہ وہ ہمیں کس طرح Treat کرتے ہیں۔ جو بات انہوں نے سبسڈی کی رکھی تو سبسڈی مختلف اسلئے آتی ہے، اب اس سال جس طرح کی گندم آئی ہے، وہ ٹی سی پی نے ساری، یعنی اس کی ٹرانسپورٹیشن ساری ٹی سی پی لیتی ہے اور اسی طرح جب این ایل سی اس کو ٹرانسپورٹ کرتی ہے تو ان کے ریٹس مختلف ہوتے ہیں۔ جب ہمارے صوبے کا کنٹریکٹر اس کو ٹرانسپورٹ کرتا ہے، اس کے ریٹس مختلف ہوتے ہیں تو یہ کسی ایک جگہ پر سبسڈی نہیں دیتے بلکہ اس میں اس وجہ سے فرق آتا رہتا ہے اور یہ سبسڈی بھی اسلئے زیادہ تھی کہ اب آپ سوچ لیں کہ ایک گندم جو کراچی میں پڑی ہے اور آپ نے

اسے چترال پہنچانا ہے یا ایک گندم جو کراچی میں پڑی ہے، اس کو کوہستان پہنچانا ہے، جب پچھلے سال پنجاب سے گندم ملی تو ریٹ کم آنا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بڑا اہم کوئسچن ہے، یہ ذرا توجہ سے سنیں سب۔ جی!

وزیر خوراک: تو اس سال کیونکہ ساری گندم جتنی بھی ہے، پنجاب گورنمنٹ نے ہمیں ساڑھے سات لاکھ میں سے صرف پچاس ہزار ٹن گندم دی ہے، باقی تمام گندم کراچی سے اٹھانی پڑی ہیں، اسلئے یہ سبسڈی کا فرق آیا ہے۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی قلب حسن صاحب! کیوں تسلی نہیں ہوئی؟

سید قلب حسن: تسلی ہے لیکن میاں صاحب والی بات کہ شکایت ہے کہ سبسڈی ہم دیتے ہیں، گورنمنٹ دیتی ہے لیکن لوگوں کو جو آٹا ملتا ہے نا، چوکر ہمیں دیتے ہیں یہ لوگ۔ مل والوں کیلئے تو حکومت سبسڈی دیتی ہے لیکن وہ لوگوں کو جو آٹا کھلاتے ہیں، وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے خیال میں ان کو سبسڈی ختم کرنی چاہیئے کہ جب عوام کو اس کا ریلیف نہیں ملتا تو یہ پانچ سو، پانچ ہزار پانچ سو انسٹھ، پانچ ارب روپے، ساڑھے پانچ ارب روپے کیوں ہماری حکومت اس پر خرچہ کرتی ہے؟ یہ ہم اور چیزوں میں کیوں استعمال نہیں کرتے، صوبائی فنڈ میں کیوں استعمال نہیں کرتے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آپ بھی کوئی کوئسچن پوچھ رہے ہیں؟ جی! ملک صاحب، منور خان صاحب، کیا پوچھ رہے ہیں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میرا کوئسچن یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ پنجاب سے جو آٹا آ رہا ہے، اس کی قیمت وہاں کے مل والے Decide کرتے ہیں، بات سر، یہ ہے کہ یہاں پہ فرنٹیئر کی جو لوکل ملیں ہیں، اس کا آٹا کھانے کے قابل نہیں ہے، سر۔

جناب سپیکر: اچھا؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: وہ پنجاب والا مجبوراً آپ کو خریدنا پڑتا ہے کیونکہ وہ آٹا بالکل اگر انسان، میرے خیال میں جانور بھی نہیں کھاتے، سر۔ اس طرف توجہ دیں کہ کم از کم وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ والا آٹا کہتے ہیں کہ خراب ہے، Substandard ہے جی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: پنجاب والا آٹا ٹھیک ہے، سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک۔ جی منسٹر صاحب، حقیقت کیا ہے؟۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس پر پہلے بھی بات ہو چکی ہے۔ یہ 'کوئسچنز آور' ہے، یہ ڈیبیٹ نہیں ہے، یہ 'کوئسچنز آور' ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: چلیں نلوٹھہ صاحب، آپ بھی کہیں لیکن خالی کوئسچن، Only question۔ ان کا وقت پورا ہے، خیر ہے بغیر مائیک کے بولیں۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: بڑی مہربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب، صوبے کی فلور ملوں کو جو کوٹہ دیا جاتا ہے گندم کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: اگر وہ کوٹہ بڑھا دیا جائے، میں وزیر خوراک صاحب سے یہ سوال کرونگا کہ اگر وہ کوٹہ بڑھا دیں تو میرے خیال میں ہمیں پنجاب سے غیر معیاری آٹا لانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

(شور)

سردار اورنگزیب خان نلوٹھہ: منسٹر صاحب! یہاں صوبے کے اندر سے مل جائے گا۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اچھا منسٹر صاحب! یہ بتادیں۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر، اگر یہ کوٹہ بڑھا دیا جائے، یعنی کوٹہ بڑھا دیا جائے تو یہ سبسڈی چھ ارب کی بجائے چودہ ارب روپے ہونی چاہیئے۔ اگر صوبائی حکومت چودہ ارب دے دے تو وہ سب سے اچھی بات ہے اور دوسری اس میں جو بات ہے کہ کوالٹی، یعنی صوبہ سرحد کی حکومت نے کوئی گندم امپورٹ نہیں کی ہے، یہ گندم ہمیں جو ابھی ملی ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ نے لائی ہے اور وہ اس نے چاروں صوبوں میں تقسیم کی ہے۔ اب اس گندم کی جو کوالٹی تھی، وہ Low grade گندم تھی اور جس وقت یہ گندم لائی گئی ہے، اس وقت دنیا میں Internationally گندم کی قیمتیں آج سے ڈبل تھیں جس وقت یہ گندم لائی گئی ہے، اس پر پریذیڈنٹ آف پاکستان نے ایک انکوائری کمیٹی بٹھائی ہوئی ہے کہ یہ گندم جس نے لائی ہے

کس ریٹ پر لائی ہے؟ وہ انکوائری ابھی فائنل ہونی ہے۔ ہمیں تو جو چیز دستیاب ہو گی، وہ ہم آپ کے سامنے رکھ دیں گے کہ یہ چیز اس طرح ہے۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

162۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ چھ مہینے کے دوران ضلع سوات میں پولیس کی بھرتی کیلئے اشتہار دیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع سوات سے کتنے امیدوار ٹیسٹ و انٹرویو میں شامل ہوئے ہیں؛

(ii) مذکورہ بھرتی میں کتنے امیدوار ضلع سوات اور کتنے دوسرے ضلعوں سے لئے گئے، نیز ان کی موجودہ تعیناتی کہاں پر ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ: (الف) جی ہاں۔ قانون کے مطابق کنسٹیبلان کی خالی آسامیاں برائے بھرتی مشتہر کی گئی تھیں۔

(ب) (i) کل دو سو گیارہ امیدوار ٹیسٹ و انٹرویو میں شامل ہوئے تھے۔

(ii) ایک سو اناسی امیدوار بھرتی کئے گئے ہیں جو کہ تمام کے تمام ضلع سوات کے ڈومیسائل رکھتے ہیں۔ دوسرے ضلعوں سے کوئی امیدوار نہیں لیا گیا۔ ابھی فی الحال پولیس ٹریننگ کالج ہنگو میں زیر تربیت ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں آئی ہیں جن کو میں بغرض منظوری ایوان میں پیش کرتا ہوں: محترمہ ستارہ آیاز بی بی، وزیر سماجی بہبود 2009 -01 -19؛ محترمہ سعیدہ بتول ناصر صاحبہ 19 تا 21 جنوری 2009: جناب انور سیف اللہ خان صاحب 19 تا 23 جنوری 2009: جناب میاں نثار گل صاحب، وزیر جیلخانہ جات 2009 -01 -19 یعنی آج کیلئے؛ جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے 2009 -01 -19 کیلئے تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب! تاسو څه وایئ جی؟

وزیر اطلاعات: زهٔ جی په پوائنټ آف آرډر یو خبره کوم۔ زمونږه پارلیمانی لیډر، بشیر بلور صاحب سبا له دوه بجے دلته د باچا خان او د ولی خان د خراج عقیدت د پاره اجلاس راغوښتے دے نو زهٔ دے ټولو ملګرو ته خواست کوم چه د اسمبلئ دا زوړ هال چه کوم دے، په هغے کښے به سبا له دوه بجے هغوی ته خراج عقیدت د پاره، پیرزوینے د پاره اجلاس وی، ټولو ملګرو ته خواست دے چه دیکښے شرکت اوکړی۔ زهٔ یو بله خبره جی-----

(قطع کلامی)

وزیر اطلاعات: دا تاسو ټولو ملګرو ته دعوت دے څکه بخښنه غواړم سپیکر صاحب نه مے سپیشل اجازت اغستے دے او بل زمونږ وزیراعلیٰ صاحب یو فیصله کړے ده، ډائریکټیوز ئے جاری کړی دی او هغه نوټیفیکیشن به هم اوشی چه نور کله خو به داسے د شخصیتونو په حواله چهټی کیدلے، مونږ وایو چه په څلورویشتم تاریخ به د باچا خان او د ولی خان د دغے ورځے په مناسبت سره دوه ګهنټے دفتری کار مونږ سیوا کوؤ او دا دے ټولے صوبے ته د دے ځائے نه انسټرکشنز دی (تالیاں) چه هغوی به په دے باندے عمل کوی څکه چه مونږ ته دے وخت کښے د کار ضرورت دے، د چهټیانو نه دے۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ډیر ښه میاں صاحب، دا خو دیو ډیر ښه مثال قائم کړو۔ شکریه جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ډاکټر صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اودریږه، ډاکټر صاحب د ډیر وخت نه وائی۔ ڈاکٹر صاحب، جی پلیز۔ ڈاکٹر فنا صاحب کا مائیک آن کریں۔

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، تمام پارلیمانی پارٹیوں کی جانب سے ایک متفقہ قرارداد ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ آپ سے استدعا ہے کہ رول 240 کے تحت رول 124 کو معطل کر کے مجھے یہ قرارداد ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دیں۔ سپیکر صاحب، په دے قرارداد باندے د ټولو

پارلیمانی پارټو د مشرانو دستخط موجود دے ، د محترم بشیراحمد بلور صاحب د ستخط پرے شته دے۔

جناب سپیکر: د ټولو د طرف نه دا ریکویسټ دے ؟

ڈاکٹراقبال دین: جی د ټولو د طرفه دے۔

جناب سپیکر: د ټولو پارټو د طرف نه دے ؟

ڈاکٹراقبال دین: جی د ټولو پارټو د طرف نه دے ، متفقه دے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: معزز ممبر صاحب نے رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کرنے کی التجاء کی ہے تاکہ انہیں قراداد تمام پارٹیوں کی طرف سے، تمام کی طرف سے پیش کرنے کی اجازت دی جائے، آیا معزز ایوان اس کی اجازت دیتا ہے؟ جو اس کے حق میں ہیں وہ 'ہاں' میں جواب دیں، جو اس کے مخالف ہیں وہ 'نا' میں جواب دیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی ہاں، قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

ڈاکٹراقبال دین: مهربانی، ډیره مننه، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اقبال فنا صاحب۔

قرارداد

ڈاکٹر اقبال دین: دا یو متفقه قرارداد دے، په دے باندے د محترم بشیر بلور صاحب، محترم رحیم داد خان صاحب، محترم مفتی کفایت اللہ صاحب، محترم اکرم درانی صاحب، محترم قلب حسن صاحب، محترم قلندر لودھی صاحب، محترم محمدعلی صاحب، محترم سکندرشیرپاؤ صاحب، محترم پیر صابر شاہ صاحب، محترم عبدالاکبر خان صاحب، د دوئ ټولو دستخطے موجود دی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ ضلع کوہاٹ میں، ترجیحاً شکر درہ میں آئل ریفائنری قائم کرے کیونکہ اس وقت کوہاٹ اور کرک سے چھیالیس لاکھ، نواسی ہزار، دو سو پینسٹھ بیرل خام تیل بہت دور اٹک

ریفائنری بذریعہ ٹینکرز لے جایا جاتا ہے اور اس مقدار کا اسی فیصد یعنی سینتیس لاکھ، اسی ہزار، چار سو اکتالیس بیرل صرف شکردرہ سے لے جایا جاتا ہے۔ بھاری ٹینکرز کی نقل و حمل کی وجہ سے ہماری سڑکیں اور پل تباہ ہو رہے ہیں، لاکھوں روپے کرائے کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح قائم ہونے والی یہ ریفائنری صوبہ سرحد کے تیل کی اپنی اور پہلی ریفائنری ہوگی، اس سے مقامی آبادی اور صوبے کے ہزاروں بے روزگار اور تعلیم یافتہ اور بے تعلیم نوجوانوں کو روزگار ملے گا"۔

محترم سپیکر صاحب، دے وخت کښے چه پاکستان کښے پخپله څومره تیل پیدا کیږی، هغه تقریباً څلور شپیته زره بیرله روزانه دی او کوهاټ او کرک نه چه کوم تیل ځی، هغه تقریباً څوارلس زره بیرله روزانه دی۔ په پاکستان کښے دے وخت کښے پینځه آئل ریفائنریز دی چه دیکښے یوه ریفائنری هم په پختونخوا کښے نشته۔ دا ټوټل تیل چه د پختونخوا نه ځی دا د پاکستان د ټوټل پروډکشن 23% جوړیږی، نو که دا ریفائنری په دے صوبه کښے جوړه شی نو ډیره غټه فائده به دے صوبے ته اورسی او دا به د دے صوبے وړومبئ او خپله ریفائنری وی او په زرګونو خلقو ته به په دے باندے روزګار ملاؤ شی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، ڈاکٹر صاحب۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا تاسو به پیش کوئ، یو یو به پیش کوئ، که نه بس ټهیک شو؟ تاسو ټول دے سره اتفاق کوئ؟

<u>آوازیں:</u> ہاں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members and Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(تالیاں)

<u>جناب محمد علی خان:</u> جناب سپیکر صاحب!-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی! تہ وایے کہ وړومبے ، خپلو کبنے فیصلہ اول او کړئ۔ جی نگہت بی بی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دوئ پسے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ کہ مجھے آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب، کل ہماری پارلیمانی پارٹی کا اجلاس تھا، اس اجلاس کو میں Attend کر رہی تھی تو مجھے گھر سے کال آئی کہ میری بچی کھیلتے ہوئے اس کے پاؤں پر گلاس لگا اور اس کا پورا جو پاؤں تھا، آدھا کٹ گیا اور اس کے بعد میں نے ان سے کہا کہ آپ اس کو ہاسپٹل لے جائیں، تو میں فوری طور پر جب ہاسپٹل آئی تو وہاں پر میں نے یہ دیکھا کہ وہاں پر بجلی نہیں ہے اور اس کو آپریشن تھیٹر لے جایا گیا ہے لیکن وہاں پر جب اس کے پاؤں کو صاف کر رہے تھے تو وہاں پر نہ لائٹ تھی اور نہ کچھ اور تھا، موبائل اور شمع کے ذریعے وہ لائٹ کو آن کر کے اس کے پاؤں کو صاف کر رہے تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، تو آپریشن تھیٹر میں جنریٹر نہیں تھا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کچھ بھی نہیں تھا جناب سپیکر صاحب، اسی لئے تو پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کس ہسپتال کی بات کر رہے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ جی، 'سروسز ہاسپٹل' ہے کوہاٹ روڈ پہ اور اس کیساتھ جناب سپیکر، بچی تھی تو کسی بھی جگہ پر میں اس کو لے جا سکتی تھی لیکن میں پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے یہ، چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اسلئے یہاں پر لے کر آئی ہوں کہ وہاں پر دیہی علاقے اور کوہاٹ اور یہ سارے جو دیہی علاقے ہیں، وہ اس 'سروسز ہاسپٹل' کیساتھ، مطلب کوئی خدانخواستہ حادثہ پیش آ جاتا ہے تو یہاں پر ابتدائی طبی امداد کیلئے لایا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر او۔ٹی میں بجلی نہیں ہے، جب میں نے پوچھا وہاں پر تو انہوں نے کہا کہ جی جنریٹر تو ہے لیکن جنریٹر میں ڈالنے کیلئے پٹرول نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ اتنا بڑا ہاسپٹل جہاں پہ ڈاکٹرز بھی موجود ہیں، ڈاکٹرز اپنا کام بالکل تندہی سے کر رہے تھے، وہاں پر مجھے ڈاکٹروں سے کوئی شکایت نہیں ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر ایک ایمرجنسی کیس، خدانخواستہ کوئی ایسا ڈیلیوری کیس آ جاتا ہے، ایسا کوئی حادثہ آ جاتا ہے تو وہاں پر جب روشنی نہیں ہے تو وہاں پر آپریشن کو کیسے ڈیل کیا جائے گا؟ جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ اس کا

باقاعدہ نوٹس لیا جائے اور جو ہاسپٹل مطلب ہے ان علاقوں کیساتھ منسلک ہے، اس کو یہ تمام Facilities دی جائیں۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب! یہ بی بی کیا کہہ رہی ہیں ؟اس کا جواب ذرا دے دیں۔

جناب بشیر احمد بلور{سینیئر وزیر(بلدیات)}: سپیکر صاحب، دا څنګه چه دوئ خبره اوکړه، دا ټهیک خبره ده، پکار دا ده۔ چه هلته جنریټر نه وی نو انشاء الله انتظامات به کوؤ او معلومات به هم کوؤ چه جنریټر شته نو ولے ئے کار نه دے کړے او که نشته نو انشاءالله Arrangements نه ورته کوؤ چه جنریټر ورته اولګی۔

جناب سپیکر: چه دا ضرور اوشی جی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): بالکل انشاء الله۔

جناب سپیکر: دا د انسانی همدردئ والا خبره ده چه ضرور اوشی۔ جی محمدعلی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ ډیره شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زمونږه په شبقدر کښے یو واحد ډګری کالج دے ، هغه دا تیر دوه کاله په ټول ډسټرکټ چارسده کښے ریزلټ وائز په ټاپ راغلے وو۔ وزراء صاحبان ته اووایئ چه وزیر اعلیٰ لږ فارغ کړی چه زمونږ دا خبرے واوری، نن وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے۔

جناب سپیکر: جی، تاسو لږ کښېنئ۔ وزیرانو صاحبانو! تاسو خو هر وخت هلته ملاویږئ۔ جی۔

جناب محمد علی خان: نو زمونږ ډګری کالج په دے تیر دوه کاله کښے په ټول چارسده ضلع کښے ریزلټ وائز په ټاپ راغلے وو۔

جناب سپیکر: دا کوم یو کالج دے جی؟

جناب محمد علی خان: دا شبقدر ډګری کالج دے جی۔

جناب سپیکر: ډیر ښه جی۔

جناب محمد علی خان: او نوے جوړ شوے دے، صرف دوه کاله اوشو چه شروع شوے دے۔ د اکرم خان درانی صاحب په وخت کښے جوړ شوے دے جی۔

جناب سپیکر: شبقدر ډگری کالج په صوبه کښے ټاپ راغلے دے؟

ایک آواز: په ضلع کښے۔

جناب محمد علی خان: زۀ جی افسوس سره وایم چه د هغے پرنسپل، ډاکټر عالمزیب د دے ځائے نه بدل شو، بالاکوټ ته ئے بدل کړو، ولے چه هغه هلته دوه کسان بهرتی کول، جونیئر کلرک او لیبارټری اټینډنټ، هغه بالکل Purely میرټ باندے کړی دی او د سی ایم صاحب پولیټیکل سیکرټری صاحب ورته وئیلی وو چه زما سړی به اخلے خو هغه وئیل چه زۀ به میرټ کوم، میرټ ئے اوکړو۔ د هغه میرټ انجام دا دے چه د هغه ټرانسفر بالاکوټ ته اوشو۔ مخکښے یو ځل ئے کړے وو ټانک ته، ما د منسټر صاحب په نوټس کښے خبره راوسته، دا د یو لس ورځے مخکښے خبره ده، اوس هغه د ټانک په ځائے بالاکوټ ته اوشو، نن په هغے باندے شبقدر کښے سټوډنټانو جلوس هم ویستلے وو۔ دا خبره زۀ ستاسو په ذریعه د سی ایم صاحب په نوټس کښے راولمه چه تحصیل شبقدر کښے او خصوصاً زما حلقه کښے ډیر Interference کیږی۔ سی ایم صاحب خو دلته کښے په فلور وئیلی وو چه هر یو ممبر د خپلے حلقے وزیر اعلیٰ دے خو زۀ سپیکر صاحب، دا وایم چه مونږ د ایم پی ایز پریږدی، ما ته خو په خپله حلقه کښے ایم پی اے توب نه هم کم راکړے کیږی۔ که د کلرک خبره راشی، که د تحصیلدار خبره راشی، که د اے ایس آئی خبره راشی، تپوس اوکړو، دا د اسفندیار خان په حکم راغلے دے، دا د سپیکر او د سی ایم صاحب په حکم راغلے دے، چا وئیلی دی، دا پولیټیکل سیکرټری صاحب وئیلی دی، نو مونږه په دغه نه پوهیږو چه دا، یو مثال درکوم جی چه یو پټواری دے، په تیره هفته لسو ورځو کښے درے ځل بدل شو، هغه ئے بدل کړی، زۀ راشم منسټر صاحب پسے چه دا ولے بدل شو؟ حالانکه دغه پټواری د اے این پی کس دے، تیر ځل ئے دغه کس له ووټ ورکړے وو چه دا ځوک ئے بدلوی خو ډیر تکړه دے، قابل دے، د نورو پټواریانو

په حساب، په نسبت لږ کم ظالم دے۔ (تالیاں) نو زۀ ئے Back up کومه، زۀ ئے پاتے کړم۔

جناب سپیکر: محمد علی خان! تاسو د دے پټواریانو نه څه غواړئ؟

جناب محمد علی خان: ما نه دے بدل کړے جی۔ ما خو سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما خو په اسمبلئ بند کړی دی چه پټواریان به نه راځی، شپږ میاشت قید به خوری۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، ما نه دی بدل کړی، هغه بدل کړے شو، ما پاتے کړو چه هغه سړے ښه دے، قابل دے، خلق ترے د نورو په نسبت خوشحاله دی۔ بیا هغه بدل شو، بیا ما پاتے کړو، بیا یونس خان دوئ پاتے کړو، بیا هغه بدل شو۔ اوس هغه بله ورځ ئے بیا آرډر کړے دے ورله نو دا کوم حال شروع دے شبقدر کښے، سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: اوس ورومبئ خبره تۀ ۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، یو دوه منټه را کړه جی۔ زمونږ پچیس دیهاتو کښے آپریشن شوے دے، کوم ځائے کښے چه آپریشن شوے دے، که سوات کښے، که باجوړ کښے ګورئ، که دیر کښے ګورئ، که هنګو کښے ګورئ خو د آپریشن نه پس هم حالات هلته کښے ټهیک نه دی۔ هم هغه رنګے سوات غرق شو، خیر دے خدائے د پرے رحم اوکړی، نور ځایونو کښے هم بد حال دے، صرف تحصیل شبقدر واحد داسے ځائے دے چه هلته آپریشن اوشو او هلته حالات بالکل پرامن دی او دا ولے؟ دا صرف په آپریشن او پولیس باندے نه دی شوی، دا د هغه خلقو په خواهش او د هغوی په مننو باندے امن شوے دے۔

جناب سپیکر: Public participation کړے وو۔

جناب محمد علی خان: د هغے په بابت کښے ما اوس سی ایم صاحب سره خبره اوکړله چه د دے علاقے له ترقیاتی پیکج ورکړئ، نو دوئ اووئیل چه ښه، ما ورله Application ورکړو، سی ایم صاحب به دستخط کړے وی، بل ته ئے مارک کړے دے خو هغه Application زما فائل شو، هم هغه کس فائل کړو چه کوم د

سی۔ایم صاحب او د اسفندیار خان نوم بار بار یادوی۔ زهٔ سپیکر صاحب، د سی۔ایم صاحب په نوټس کښے راولمه چه تاسو په دغه مد کښے لږ، تاسو باندے د ټولے صوبے دغه دے خو دا ګورئ چه دا کوم ټرانسفر کیږی او اوشو، اے۔ایس۔آئی کښے هم ستاسو نوم راځی، کلرک کښے هم راځی، په پټواری کښے هم راځی، په تحصیلدار کښے هم راځی نو د اسفندیار خان نوم راځی، زما ذهن خو دا نه منی، مونږ نن دا خبره ستاسو په نوټس کښے راوسته سپیکر صاحب، ستاسو په توسط سره۔ اوس به پته اولګی خو زهٔ یو بل درخواست هم کوم، یوه خبره بله هم کوم چه هغه هم سی ایم صاحب آرډر کړے وو او ممبرانو ته 'ګرانټ۔ان۔ایډ' ئے ورکړے وو او هغه هم ما ته او سکندر خان ته ملاؤ نه شو حالانکه د سی ایم صاحب خواهش وو او دا ئے وئیلی وو خو هغه ملاؤ نه شو، هغه هم د هغے کس په وجه، نو دا زیاتے زما حلقے سره شروع دے۔ نور خو زهٔ څه نه شم کولے خو زهٔ نن د دے اسمبلئ نه واک آؤټ کومه او که دا مسئله د دے نه پس هم حل نه شوه نو بیا به زهٔ دا اسمبلی پریږدمه، ځم به خپل خلقو له، خپل عوامو سره به کښېنمه چه څه کیږی، هغه به کیږی بیا جی۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت الله صاحب! دا ممبر صاحب خبرے کوی نو لږ دے خبرو ته پریږدئ۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سکندر خان! تاسو څه وایئ، هم په دے خبره که بل څه دی؟

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: هم په دے باندے۔

جناب سپیکر: مختصر دوه، مختصر-----

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، دوئ خو د وړومبے د منسټر صاحب جواب واوری، که دوئ مطمئن نه شی نو بیا د واک آؤټ اوکړی کنه جی دوئ خو اوس د ځائے نه واک آؤټ کوی۔

جناب سپیکر: محمد علی خان! اول خو-----

جناب محمد علی خان: ما دا ټول اوریدلی دی جی۔

جناب سپیکر: محمد علی خان! اول خو جواب واوره چه ستا تسلی اونه شوله نو بیا واک آؤټ کوه۔ اودریږه چه مفتی کفایت اللّٰه صاحب کښینی نو څوک به ئے واوری خبره۔ سکندر صاحب! تاسو څه وایئ؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب، زما حلقه هم د دغه تحصیل سره تعلق ساتی۔ جناب سپیکر، زهٔ خو په دے خبره نه پوهیږمه چه په دے هاؤس کښے به مختلف وزیران صاحبان پاڅیدل او ممبرانو صاحبانو ته به ئے وئیل چه یره تاسو Political interference مه کوئ۔ زهٔ اوس د دغه وزیرانو صاحبانو نه دا تپوس کومه چه په داسے صورتحال کښے به مونږه څه کوؤ چه د حکومت د طرفه Political interference کیږی او د علاقے ایم پی ایز پکښے ګوتے نه وهی؟ هغوی دا وائی چه بهئ تاسو خلق مه دغه کوئ، که 'ایجوکیشنل انسټی ټیوشنز' دی یا نور کوم یو ادارے دی، هغه ټهیک کار کوی لګیادی او پکښے بعضے داسے خلق، داسے عناصر چه هغوی پکښے ګوتے وهی خو نور مونږه نه پوهیږو چه د هغوی څه مقاصد دی او څه پکښے غرض دے چه هغے د پاره هغوی دا پوسټنګ او ټرانسفرز کوی؟ نو جناب سپیکر، بیا به د دے څه حل دغه کیږی؟ وزیران صاحبان خو دا وائی چه ممبران صاحبان د دا دغه کوی، زهٔ دا درخواست کومه چه اول د وزیران صاحبان او حکومت د خپل هاؤس کښے In Order راولی او هغوی د Political interference رکاؤ کړی نو بیا به د هغے نه پس ممبرانو صاحبانو ته دا درخواست کوؤ چه هغوی د Political interference نه کوی۔ جناب سپیکر، دغے سره سره دا پوره یو دغه سټارټ شوے دے، مونږه چه څومره ځان په پوسټنګ ټرانسفرز کښے Involve کوؤ نو زما په نظر کښے دا مونږه 'نان ایشوز' کښے، د اصلی مسئلو نه، د هغه مسئلو نه چه د کوم د پاره خلقو مونږه دلته کښے رالیږلی یو، مونږه ټول ئے منتخب کړی یو، مونږه ټولو باندے ئے اعتماد کړے دے او مونږه ټولو له ئے ووټ راکړے دے، د هغه مسئلو نه مونږه یو سائډ ته کیږو او مونږه په دے څیزونو کښے انبنلو چه یره دا کس دے ځائے نه اوچت کړئ، دا هلته کښے دغه کړئ۔ پکار دا ده چه مونږه هغه مسئلو طرف ته توجه ورکړو، هغه دغه طرف ته چه کوم د پاره خلقو مونږه دلته کښے راوستی یو۔

جناب سپیکر: اہم بنیادی مسائل، جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دلته کښے چه کوم مینډیټ مونږ ته عوامو راکړے دے چه د هغه مینډیټ مونږه احترام اوکړو۔ جناب سپیکر، زما به هم دا درخواست وی چه د ممبر صاحب تسلی د اوشی۔ که د هغوی تسلی نه وی نو مونږ به ورسره واک آؤټ کوؤ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جاوید صاحب۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، ما ته یو منټ راکړئ۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب! لږه مختصر خبره به ټول کوئ، یو، یو منټ چه۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، محمد علی خان چه متعلقه ایم پی اے دے د هغه حلقے، که هغه ترینه خفه وی نو زۀ گورنمنټ ته درخواست کوم چه د یو پرنسپل خبره ده، هغوی مونږ سره هم خبره اوکړه چه ما سره دا سے زیاتے دے نو زۀ به گورنمنټ ته دا درخواست کوم چه د هغه ریزلټ هم بنه دے، د پرنسپل یوه خبره ده، ډیر معزز ممبر دے او دوئ د په دے نظر ثانی اوکړی او دا آرډر د ورته کینسل کړی۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی!

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ ابھی اس سے آپ نے جنرل، ایک اوپن ڈیبیٹ کھول لی، آپ لوگ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! ہمارا ابھی۔۔۔۔۔

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: سر، ہمارے حلقے میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ نے مجھے چونکہ فلور دے دیا تھا تو میں ان سے ریکویسٹ کرونگا کہ ایک منٹ میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: نہیں، بات سنیں، میں آپ لوگوں سے ایک درخواست کرونگا۔

جناب محمد جاوید عباسی: لودھی صاحب اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ لوگوں سے، آپ کا اپنا ہاؤس ہے، آپ کو ہر وقت ٹائم ملتا ہے لیکن صحیح بریفنگ کیساتھ آپ بھی ہاؤس کو بریف کریں۔ پرسوں آپ نے ہاسپٹل کی بات کی کہ چار بندے فوت ہوئے تھے، چار بندے فوت ہوئے تھے، میں کل خود انوسٹی گیشن کیلئے گیا تھا، میرے دو معزز وزراء صاحبان بھی میرے ساتھ تھے، ایک بھی بندہ ادھر فوت نہیں ہوا۔ میں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں۔ جناب سپیکر، آپ کی بہت بہت مہربانی، یہ انفارمیشن آپ کی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: ایک منٹ، ایک منٹ، میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ یہ جو ہے نا۔

(قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: اس ایشو پر جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: ایک منٹ آپ بیٹھ جائیں، عنایت خان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر ڈیبیٹ ختم ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب، آپ نے چونکہ یہ بات خود چھیڑی ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں سب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سپیکر سر، میں اس کا جواب دیتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: بیٹھ جائیں ناجی، آپ بیٹھیں، آپ کو دیتے ہیں نا موقع۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چوکیدار سے لے کر نرس اور ایم ایس تک میں نے پوچھا، کوئی بندہ فوت نہیں ہوا تھا۔

جناب عنایت اللہ خان حدون: جناب سپیکر، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کن۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ کی مہربانی کہ آپ نے فلور دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب، مختصر۔ابھی ایک کال اٹینشن نہیں، مجھے ایجنڈا بھی نمٹانا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے کہ کل آپ ایبٹ آباد تشریف لے گئے، وزیر صاحبان جو ہمارے لئے بڑے محترم تھے، ہم سارے ایم پی ایز کل ایبٹ آباد میں موجود تھے، یہ بہت ہی اچھا ہوتا کہ جو یہ بات ہم نے یہاں کہی تھی اور آپ وہاں تشریف لے گئے تھے، ہمارے لئے بہت عزت والی ہستی ہیں آپ، ہم وہاں موجود ہوتے، ہمارے سامنے بات ہوتی۔ میں نے جو جو باتیں اس فلور پر کہی ہیں، انشاء اللہ ہم ثابت کریں گے، آپ ہمارے ساتھ ٹائم رکھیں ورنہ ہم ہزارہ کے جتنے ایم پی ایز ہیں، استعفیٰ دے دیں گے اگر یہ باتیں سچی نہ ہوئیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، آپ ان لوگوں کے پاس گئے جن کے خلاف ہم نے یہاں کل بات کی ہے۔ ہم نے کہا ہے کہ ایم ایس، چیف ایگزیکٹیو اور اس کے عملے کی وجہ سے ہمارے ہسپتال کو تباہ کیا گیا اور پانچ دن وہاں سٹرائک رہی ہے۔ وہاں مختلف ڈاکٹروں نے ایک دوسرے کو مارا ہے اور قبضہ کیا ہے، انیس سو کے قریب مریض نکلے ہیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دوبارہ Repeat نہ کریں۔ وہ نرس تھی، نرس تھی، چوکیدار تھا۔ وہ Pack ہو چکا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی، جی، نرس ہے، وہ نرس والا ایشو علیحدہ تھا، وہ ایشو ہم یہاں نہیں لانا چاہتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ Pack ہو چکا ہے۔ابھی محمد علی خان کا۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: وہ different Issue ہے، جناب سپیکر۔ اب چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، فلور پر ہیلتھ منسٹر صاحب نے ہمیں Assure کرایا ہے یا انہوں نے کہا ہے کہ جو باتیں جاوید عباسی نے اور دوسرے ممبروں نے کہی ہیں، وہ باتیں ٹھیک ہیں۔ یہاں ہیلتھ منسٹر صاحب نے کہا ہے، انہوں نے ہماری بات کو سپورٹ کیا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ چیف ایگزیکٹیو ہم نیا لگا رہے ہیں، جس کو ہم دو دنوں میں لگا دیں گے، فوری طور پر ہم اس ایم ایس کو معطل کریں گے اور ہٹائیں گے اور جو میرے ذمے کمیٹی ہے، اس کو بھی ہم تھوڑیں گے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہاسپٹل کا جو کام تھا، وہ کرنے میں ناکام ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، ہم یہاں اسلئے آتے ہیں کہ ہم Facilitate کرتے ہیں حکومت کو، صوبہ

سرحد میں آپ کی اوراے این پی کی جو حکومت ہے، الحمد للہ ہم ان کی پالیسز کو سپورٹ کرتے ہیں، ہم نے ہمیشہ ان کو Facilitate کیا ہے-----

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you.

جناب محمد جاوید عباسی: لیکن اگر ہماری سچ بات ہے تو آپ کو ہماری بات کو وزن دینا چاہیئے، نہ کہ آپ چار ڈاکٹروں سے جا کر انکوائری کریں۔ اگر یہ سچ اور جھوٹ ہے تو آج یہاں آپ کے پاس جو ہیلتھ کمیٹی کے ممبرز ہیں، ان کا چیئرمین ہے، ان کو کیوں آپ مقرر نہیں کرتے کہ وہ انکوائری کریں؟ سچ کا سچ اور جھوٹ کا جھوٹ، پتہ لگ جائے گا جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: وہ بھی چلا جائے گا۔

جناب محمد جاوید عباسی: اور جناب سپیکر، انہوں نے کہا تھا کہ ہم ایم ایس کو معطل کریں گے۔ آج قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں، یہ معاملہ آپ نے یہاں سے شروع کیا ہے جو انہوں نے ہمارے ساتھ معاملات طے کئے ہیں، آج ہی اس پر عمل ہونا چاہیئے تاکہ ہزارہ کے لوگوں کو یقین ہو جائے کہ ان کو بھی یہاں اس فورم پر انصاف ملتا ہے جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ہیلتھ کمیٹی کا چیئرمین صاحب بھی جائے گا، ان کو بھی ہدایت کرتے ہیں، ہیلتھ کمیٹی کا چیئرمین بھی آپ کی بات دیکھنے خود جائے گا۔ جی، محمد علی خان صاحب! بیٹھ جائیں۔ کدھر ہے کالجز کا منسٹر صاحب؟ جی، منسٹر ہائیر ایجوکیشن جواب دے دیں۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ، سپیکر صاحب۔ سر، مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اس معزز ہاؤس کے اراکین ٹرانسفر پوسٹنگز کو اتنا سیریس مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ یہ سینیئر لوگ ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ٹرانسفر سروس کا حصہ ہے، ہم نے انہیں بالاکوٹ بھیجا ہے اور ہم اس کالج کو Revive کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ بہت بڑا زلزلہ آیا تھا، وہاں پر بہت نقصان ہوا تھا اور نہایت معزز اپوزیشن لیڈر صاحب، میں ممبر تھا، یہ ہمارے چیف منسٹر تھے، ایک دفعہ ایک تبادلے کے حوالے سے میں انہی کے پاس گیا، ہم تین چار ممبران تھے، قلندر لودھی صاحب بھی میرے ساتھ تھے، ہم نے ایکسیئن کے حوالے سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہ تو آپ کو پتہ ہے کہ Career میں سروس کا حصہ ہے کہ تبادلے ہوتے رہتے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ جو بندہ ہم آپ کو دے رہے ہیں، وہ کام صحیح طرح کر رہا ہے یا نہیں کر رہا ہے؟ (تالیاں) اگر آپ کو اس کے کام سے کوئی مسئلہ ہے تو ہم Consider کر لیں گے۔ ویسے جس طرح محمد علی خان صاحب نے اظہار کیا کہ اس کو کسی Particular reason کیلئے تبدیل کیا ہے تو میں آپ کو

یہاں ہاؤس میں یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم تبادلے کرتے رہتے ہیں، کچھ لوگ یہاں نزدیک آجاتے ہیں اور کچھ دور جاتے رہتے ہیں، یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر صاحب، دوئ چه څنګه خبره اوکړه چه پوسټنګ او ټرانسفرز د سروس حصه ده، دا بالکل ټهیک خبره ده خو اوس دے وخت کښے د هغے تعلیمی ادارے د دغه خبره ده څکه چه بنه طریقے سره د هغے تحصیل یو نوے تعلیمی اداره روانه شوے ده او هغے کښے اوس یو نوے کالج جوړیږی لګیا دے او بنیاد ایښودلے کیږی چه دے وخت کښے تاسو په هغے کښے Political interference شروع کړئ نو بیا به د هغے څه حل جوړیږی؟ جناب سپیکر، هسے که زمونږه ادارے تاسو اوګورئ، هغه ټولے هم د Political interference د وجے نه خرابے شوی دی او که دا خبره وی جناب سپیکر، نو دا کسان سمول او دا ټهیک کول مونږ له ډیر بنه راځی۔ په دے پوسټنګ ټرانسفرز، په دے څیزونو نه ویریږو، نه په دے باندے مونږته څه فرق پریوځی خو دا جناب سپیکر، صرف د ماشومانو د مستقبل د پاره مونږه آواز اوچتوؤ۔ که نه وی نو دے باندے مونږته هډو هیڅ فرق نه پریوځی چه څوک هلته کښے تاسو لګوئ۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب!-----

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، یہ اتنا بڑا ایشو ہے اور آپ ہمیں فلور نہیں دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں قاضی صاحب، یہ بڑا Competent principal ہے یا کیا ہے؟ ٹیچر ہے جو آپ بالاکوٹ کا سسٹم اس سے Revive کرا رہے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی، پشاور گورنمنٹ کالج کا پرنسپل بھی ہمیں بدلنا پڑتا ہے، ہم 'سائنس سپیریئر' کا بھی بدل سکتے ہیں، ہم ہری پور کا بھی بدل سکتے ہیں، یہ قدغن کب سے ہم پر ہے؟ مجھے Reason بتادیں۔ سر، یہ Reason بتادیں کہ انہیں کس طرح یہ پتہ ہے کہ ہماری ٹرانسفر پوسٹنگز جو ہے، وہ Politically motivated ہے؟ مجھے یہ بتادیں، کمپلینٹ کریں نا، مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: عنایت جدون صاحب! آپ کی بات پر میں رولنگ دے چکا ہوں۔ چیئرمین صاحب خود جائیں گے۔ آپ کا ہاسپٹل-----

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!-----

(شور)

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، آپ مجھے موقع کیوں نہیں دے رہے ؟

جناب سپیکر: آپ بھی ساتھ جائیں گے، لودھی صاحب بھی ہوگا۔

ایک آواز: نہیں سر، یہ بار بار کمپلینٹ کر رہے ہیں۔ آپ عنایت صاحب کو ٹائم دے دیں۔ پچھلی بار بھی واک آؤٹ کیا تھا اس نے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: دیکھیں، آپ مجھے بولنے کیوں نہیں دیتے ؟ پچھلی دفعہ بھی مجبور ہو کر میں نے واک آؤٹ کیا۔ آپ مجھے بولنے نہیں دیتے، اس دفعہ بھی آپ مجھے بولنے نہیں دے رہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ تو میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عنایت اللہ خان جدون: میں تو حیران ہوں جناب سپیکر، کہ آپ مجھے بولنے نہیں دیتے۔ میں سچ بات بھی، بقول آپ کے میں سچ بھی نہیں کہتا تو پھر کس طرح چلے گا یہ معاملہ ؟

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، میں اپنی بات کرنا چاہونگا، پلیز آپ دو منٹ مجھے دے دیں۔ میری آپ سے بڑی ریکویسٹ ہے کہ آپ دو منٹ مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں آپ سے ایک بات کرتا ہوں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جی۔

جناب سپیکر: آپ کے خیال میں اس طریقے سے ہاؤس اور آپ کے مسائل حل ہوں گے ؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: نہیں جی، تو پھر آپ بات۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عنایت اللہ خان جدون: نہیں، اگر ہم اپنی بات نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو میں نے پرسوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں آپ کو پرسوں ایک گھنٹہ ٹائم دیا۔ آپ پرسوں کی بات کر رہے ہیں، پرسوں آپ نے ایک گھنٹہ دل کا بھڑاس نکالا اور پھر واک آؤٹ کر گئے، یہ طریقہ ہے؟

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، کسی کال اٹینشن پر آ جائیں، کسی ضروری، کسی Tool پر آ جائیں۔ آپ کے پاس موشنز ہیں، آپ کے پاس دو سو طریقے ہیں، ایسا طریقہ نہیں چلتا ہاؤس میں۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions'. Mr. Muhammad Zamin Khan.

(شور)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین اسمبلی نے واک آؤٹ کیا)

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Zamin khan. Not present, it lapses.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟ ان کو کیا کہیں گے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): هغوی خو واک آؤټ اوکړو نو اوس خبره پاتې شوه جی۔

جناب سپیکر: او۔کے، بیٹھیں۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی محمد ہمایون خان صاحب، فنانس منسٹر، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، زۀ ستاسو په وساطت سره د دے هاؤس توجه یو اهم مسئلے طرف ته راګرځول غواړمه۔ پرون د دے صوبے سابقه وزیر خزانه یو Statement جاری کړے وو او هغے کښے ئے دا خبره کړے وه چه موجوده صوبائی حکومت د خپل خاص من پسند خلقو قرضے معاف کړی دی۔

جناب سپیکر: یہ منسٹر صاحبان، یہ سارے سیریس ہو جائیں ذرا۔

وزیر خزانہ: هغے کښے سابقه وزیر خزانه صاحب دا خبره کړے وه چه موجوده حکومت د خپل خاص خلقو قرضے معاف کړی دی او ایک ارب روپۍ ئے دغه کړی دی او دغه خبرے د بیګا نه هم زمونږ د پریس ورونړه، زمونړه ملګری، دوستان او زمونړه مشران زمونږ نه تپوسونه کوی چه دا څه وجه ده؟ الیکټرانک

میډیا باندے راروان دی، نو په دے فلور باندے زۀ ستاسو په وساطت سره د دے خپل ایوان ملګرو ته دا خبره کول غواړم چه موجوده حکومت په مارچ 2008 کښے چه کله راغلے دے، د هغے نه پس خیبر بینک یوه روپئ هم نه ده معاف کړے جی۔ (تالیاں) بلکه دا کومے قرضے چه معاف شوی دی نو دا په تیر حکومت کښے چه کوم وخت کښے هغوی وو او زمونږه د موجوده حکومت نه مخکښے نګران حکومت معاف کړی دی۔ هغه یو ئے معاف کړے دے جی په نومبر 2007 کښے، یو Loan write off شوے دے 'مکران فشریز' والا، بل شوے دے 'روبی کام انډسټریز' والا، دا په اکتوبر 2007 کښے شوے دے جی او دریم شوے دے 'شاه لالا پلاسټک'، دا هم په اکتوبر 2002 کښے معاف شوے دے جی، نو ما ځکه خپل ملګرو ته، خپل وروڼرو ته ستاسو په وساطت دا Clarification کولو چه که دغه Statement دے نو دغه غلط Statement دے۔ موجوده حکومت دا سے چرته په غلط ځیزونو کښے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Writing off تاسو نه دے کړے۔

(تالیاں)

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices'. Dr. Zakirullah Khan Sahib, to please move his call attention notice.

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ مفاد عامہ سے متعلق فوری اور اہم نوعیت کے ایک مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ملاکنڈ تعلیمی بورڈ چکدرہ کی سیکرسی پر ایک مخصوص گروہ (مافیا) کا قبضہ ہے جن کو ہر وقت سیکرسی میں جانے اور امتحانات کے نتائج سے ماقبل اور بعد میں طلباء اور طالبات کے پرچے نکالنے اور یہاں تک کہ مارکس میں ردوبدل کروانے کی رسائی حاصل ہے، جس کے نتیجے میں علاقے کے طلباء اور طالبات میں احساس محرومی اور تشویش پائی جاتی ہے، جس کی حالیہ مثال یہ ہے کہ 2008 میں انٹر میڈیٹ کے ریزلٹ میں 'ریزلٹ لیٹ' طلباء و طالبات کیلئے قواعد کے مطابق بورڈ کی طرف سے جاری کردہ پروفامہ کو پر کرنے کے بعد پندرہ سے بیس دن تک بعد میں نتائج سے آگاہ کئے جاتے تھے لیکن متاثرہ طلباء اور طالبات کو اسی پروفارمہ پر کرنے اور پندرہ بیس دن انتظار کرنے کے بجائے مذکورہ مخصوص گروہ سے رابطہ کرتے ہیں جو اسی وقت جاکر سیکرسی میں

داخل ہو کر پرچے نکلوا کر بورڈ کی طرف سے متعلقہ طلباء اور طالبات کو اسی وقت نتائج سے آگاہ کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا پریکٹس کے ملاکنڈ تعلیمی بورڈ کے چیئرمین کو موقع پر ثبوت کے ساتھ فراہم کیا گیا ہے لیکن انہوں نے معاملے کے حل نکلوانے سے معذوری ظاہر کی، لہذا حکومت مذکورہ مسئلے کے حل کیلئے فوری اور ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کریں تاکہ بورڈ کی سیکرسی کو مخصوص گروہ (قبضہ مافیہ) سے بچا کر درست نتائج کو یقینی بنایا جائے۔

سپیکر صاحب، که وایئ چه دا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی؟

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> ملاکنډ بورډ کښې جی ریزلټ چه اوشی نو بیا خلقو ته 'ریزلټ لیټ' اولیکی۔ هغې کښې بیا څه مخصوص کسان دی چه د هغې د پاره پیسې ، فیس باقاعده داخل شی او پندره بیس دن نه پس ریزلټ ورکوی، بنه باقاعده د چهان بین نه وروستو لیکن داسې پکښې هم کیږی چه لکه څنګه سړې ورشی او پیسې په مخه باندې داخلې کړی او په مخه باندې ریزلټ راواخلی، مارکس کښې ردوبدل هم راشی نو په هغې کښې په ریزلټ باندې هم اثر پریوځی او د کومو کسانو چه ټاپ پوزیشن وی، هغې کښې هم د راغورځیدو ډیر زیات امکان دې۔ اګرچه دا مونږ د سیکرټری په نوټس کښې راوستې ده خو تر اوسه پورې دغه پریکټس جاری دې ، د پیپرو چیکنګ او بیا د ریزلټ، په هغې کښې د ردوبدل، نو دا ډیر د اهمیت خبره ده او په دې باندې غور کول پکار دی، په دې وجه باندې دا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، ڈاکٹر صاحب۔ جی منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> مهربانی۔ سپیکر صاحب، ډاکټر صاحب چه کومې مسئلې طرف ته توجه راړولې ده، مونږ به په دې خبره ډیر زیات خوشحاله شوې وې چه سره د لږ ثبوته ډاکټر صاحب په دومره تفصیلی انداز کښې خپله خبره کړې وې نو زما یقین دې چه مونږ ته به هم ډیر زیاته اسانه شوې وې۔ که واقعی دغلته داسې څه قسم له پریکټس کیږی او سره د ثبوته وې نو زهٔ ډاکټر صاحب له تسلی ورکوم چه مونږ به پرې ایکشن اخلو که خیر وی۔ دا دویمه خبره دوئ چه کړې ده، ډاکټر صاحب چه دا ریزلټ لیټ والا خبره کړې ده

سپیکر صاحب، اکثر داسے اوشی چه دا کوم امیدواران وی، هغوی یا په غلطئ باندے رول نمبر پردے اولیکی یا د پیپرو رد و بدل وی او هغه کنفیوژن امیدواران جوړ کړی چه ایگزامینر د پاره هغه ریزلټ چه دے ، سپیکر صاحب ما ته متوجه نه دے-----

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جی۔ سر، بس ما وئیل چه تاسو لږ زما خبره واورئ نو-----

جناب سپیکر: توجه ده، تاسو ته مے مکمل توجه ده۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: هغه بعضے امیدواران کنفیوژن پیدا کړی، هغه امتحان د پاره چه کوم فارمز جمع کوی، په هغے کښے داسے Confuse arguments اولیکی چه هغه کنفیوژن وی د ایگزامینر د پاره نو په دغه وجه باندے ریزلټ د بعضے امیدوارانو لیټ راځی۔ حقیقت دا دے چه دا کومه نشاندهی ډاکټر صاحب کړے ده، زهٔ هغوی له تسلی ورکوم چه سیکرسی خو زمونږ د بورډ داسے پورشن دے چه نه ده پکار، که چرے داسے پریکټس هلته کښے کیږی نو زهٔ ورته ایشورنس ورکوم چه انشاء الله زما نوټس کښے د راولی، زهٔ به ډاکټر صاحب سره کښینمه او که داسے څه خبره وی او په هاؤس کښے ئے ښودل نه غواړی، ما ته ئے ښودل غواړی نو ما ته د هغه Loopholes اوښائی، انشاء الله زهٔ به په هغے باندے ایکشن واخلم او-----

جناب سپیکر: جی ډاکټر صاحب، تاسو-----

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، زمونږ منسټر صاحب چه دومره نوټس پرے اخلی او زهٔ به دوئ ته د ټولو ثبوتونو سره خبره اوکړمه خو زهٔ دا یوه خبره کوم چه د دے ریزلټ باره کښے یو بل کال اټینشن نوټس باندے هم په دے اسمبلئ کښے منسټر صاحب وئیلی وو چه واقعی چه چکدره بورډ کښے غیرقانونی بهرتئ شوی دی او سیاسی بنیادونو باندے شوی دی، د میرټ هغه خیال پکښے بالکل ختم کړے شوے دے او زهٔ به هغه بهرتئ ختمے کړمه او په هغے باندے به په میرټ باندے نورے بهرتئ اوکړم خو تر اوسه پورے د هغے څه ریزلټ رااونه وتلو نو د دے به څه رااوځی جی؟

جناب سپیکر: بابک صاحب! دوئ سره کښېنه او څه Solid حل ئے راا وباسه۔
وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زما خیال دے چه۔۔۔۔
جناب سپیکر: بابک صاحب ته دا مائیک لږ آن کړئ جی۔
وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: زما خیال دے چه ډاکټر صاحب له پکار دی چه دا کومه 'غیر قانونی' خبره ئے اوکړه، دوئ له پرے ډیر زور ورکول پکار دی ځکه چه دا مونږ نه دی کړی، دا هغه صالحینو او درویشانو کړی دی جی۔ (قہقہے/تالیاں)
ما ورله تسلی هم ورکړے ده او زۀ د ډاکټر صاحب نه توقع هم ساتم چه دوئ دے خبرے له ډیر زور ورکړی۔۔۔۔
جناب سپیکر: نه اوس ورسره کښېنئ او دا مسئله حل کړئ، ستاسو شریکه مسئله ده۔ Malik Badsha Salih, to please move his call attention notice.
جناب بادشاہ صالح: ډیره مهربانی جی۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ مفاد عامہ اور فوری نوعیت کے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پورے صوبے کی سطح پر بالعموم اور دیر بالا میں خصوصاً انتہائی خراب کوالٹی کا آٹا عوام کیلئے بازار میں دستیاب ہے جس کی وجہ نہ صرف عوام مایوسی کے شکار ہیں بلکہ علاقے میں مختلف بیماریوں کا سبب بننے کا خدشہ ہے، لہذا حکومت عوام کو سستے داموں اعلیٰ کوالٹی کے آٹے کی دستیابی کو یقینی بنائے یا عوام کو آٹے کی بجائے اعلیٰ کوالٹی کی گندم فراہم کی جائے تاکہ لوگ اطمینان سے گندم سے استفادہ بھی کر سکیں اور بیماریوں سے بھی بچ سکیں۔

جناب سپیکر صاحب، لکه کوم ناردرن ایریاز چه دی، چترال کښے دوئ ته د اوړو په ځائے غنم ورکړے کیږی، په دیر کښے چه کوم اوړه او کوم ملونه دی، هغه خو بیخی، خلق ئے بیماران کړل، ټول خلق ډیر زیات خراب شول جی او اوړه چه دی، هغه پخیږی هم نه او څه بل څه شے دے جی او زما خیال دے چه دیکښے ټول دا خلق ملاؤ دی۔ هغه مقامی ډی سی او ورسره ملاؤ دے، د هغه په نوټس کښے هم مونږ خبره راوسته جی، هغه په دے ټولو کښے ملاؤ دے او هغوی ته ئے کهلم کهلا اجازت ورکړے دے او هغوی بهانه دا کوی چه دا دے حکومت د یوکرائن نه اغستی دی او دا غنم نه دی بنه ځکه دا اوړه او ډوډئ ترے نه

پخیرې جې۔ نو هغه خلق ډیر زیات په تکلیف کښے دی، مونږ له اوړه نور مه راکوئ، مونږ له غنم راکوئ چه زمونږه خلق به ئے ځان له اوړه کوی او خپله مسئله به حل کړو۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر فوڈ صاحب، منسٹر فوڈ، یار یہ کیا ہر طرف سے شکایت آ رہی ہے؟ وہی امپورٹیڈ گندم کا مسئلہ ہے، لوکل گندم Mixing کیلئے نہیں مل رہی؟

<u>جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک):</u> اصل میں میں نے جس طرح پہلے عرض کیا یہاں پر-----

<u>جناب سپیکر:</u> جواب دے دیں جی۔

<u>وزیر خوراک:</u> کہ جو گندم ہمیں دی گئی صوبہ سرحد میں، پاکستان میں جو گندم پیدا ہوتی ہے، اس میں گلوکوٹین کا چوبیس فیصد ریشو ہوتا ہے اور جو گندم امپورٹ کی گئی، اس میں وہ اٹھارہ فیصد تھا جس کی وجہ سے یہ سارا مسئلہ پیدا ہوا-----

<u>جناب سپیکر:</u> وہ بیکریوں کیلئے ہوتا ہے اور ہم تو روٹی کھانے والے لوگ ہیں نا۔

<u>وزیر خوراک:</u> دوسری بات جس طرح انہوں نے کی کہ سستا آٹا دستیاب ہو، اچھا آٹا دستیاب ہو تو جو گندم ہمیں دی گئی ہے، جو فیڈرل گورنمنٹ نے امپورٹ کی، وہ 1400 روپے پہ چالیس کے جی امپورٹ کی اور 750 پر ہمیں دی یعنی 750 روپے Per 40 KG، اس کی سبسڈی فیڈرل گورنمنٹ نے برداشت کی ہے، اگر وہ سبسڈی ہمیں دینی پڑتی تو یہ کوئی چوبیس سے پچیس ارب روپے بنتے ہیں جو کہ اس صوبے کے وسائل میں نہیں ہیں۔ اس کا آسان او سستا حل یہی ہے کہ جو کانسٹی ٹیوشن میں ہے، جو آرٹیکل 151 کہتا ہے کہ پنجاب نے جو Illegal ban لگایا ہے، اگر وہ ہٹادیں تو نہ اس صوبے میں سبسڈی دینے کی ضرورت ہے، نہ اس کے بعد یہ سارا پرابلم پیدا ہوگا۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Adnan Khan Wazir, Adnan Khan Wazir. Not present it lapses. Muhammad Ali Khan, Muhammad Ali Khan, not present it lapses. Malik Qasim Khan Khattak-----

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ آج ایجنڈے پر لیا ہوا ہے، نن، آج آٹھ اور نو-----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Mr. Ghulam Muhammad Sahib, MPA, to please move his call attention notice. Ghulam Muhammad Sahib.

جناب غلام محمد: شکریہ، جناب۔ جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع چترال میں اٹھائیس سکولوں میں ہیڈ ماسٹرز کی آسامیاں خالی ہیں جو ابھی تک پر نہیں کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ دس سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں جس سے ہزاروں طلباء و طالبات کا تعلیمی مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے اور ان وجوہات کی بناء پر سالانہ میٹرک کے نتائج خراب آرہے ہیں، لہذا حکومت سے پر زور مطالبہ ہے کہ جن سکولوں میں ہیڈ ماسٹرز اور سائنس ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں، ان کو فی الفور پر کیا جائے تاکہ چترال، جو کہ غریب اور پسماندہ علاقہ ہے، میں تعلیمی نظام کو بہتر بنایا جا سکے۔

جناب سپیکر، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ اس صوبے میں ضلع چترال، خاصکر میرا حلقہ اس صوبے میں سب سے بڑا، غربت کے لحاظ سے سب سے غریب اور پسماندگی کے لحاظ سے سب سے پسماندہ ہے۔ جناب سپیکر، آپ اس کو سیٹلڈ ایریا کی نسبت مت دیکھئے گا، ضلع چترال خصوصی توجہ چاہتا ہے جبکہ تعلیم ہمارا بنیادی مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر، سکولوں میں اگر ہیڈ ماسٹرز نہ ہوں، سائنس ٹیچرز نہ ہوں، ہاسپٹلز میں ڈاکٹرز نہ ہوں، بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز نہ ہوں، ڈسپینسریز میں ڈسپنسرز نہ ہوں تو جناب سپیکر، ہماری زندگی کیسے گزرے گی؟ جناب سپیکر، آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ پلیز، آپ Kindly حکومت کے نوٹس میں یہ باتیں لے آئیں کہ خدارا ہمارے سکولوں میں ہیڈ ماسٹرز دے دیں، سائنس ٹیچرز دے دیں، ہسپتالوں میں ڈاکٹرز نہیں ہیں، اپنا 'داون بونی' جو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے، 24 Beds Hospital ہے اور اس میں صرف دو میڈیکل آفیسرز ہیں۔ دو میڈیکل آفیسرز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: غلام محمد صاحب! آپ Specific اپنے کال اٹینشن پر آجائیں۔

جناب غلام محمد: یہی ہے نا سر، میرا ایک کال اٹینشن نوٹس پیپر سے ہی پڑا ہوا ہے، وہ منسٹر صاحب نے بھی، خوشدل خان صاحب اس کو Monday پر لے آیا تھا لیکن آج وہ بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب غلام محمد: تو جناب سپیکر، ان سکولوں میں جو ہیڈ ماسٹرز ہیں یا سائنس ٹیچرز ہیں جو بھی ہیں سر، ان کی تعیناتی کی جائے، میں بڑا مشکور رہوں گا جی، حکومت سے میری پر زور اپیل ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ منسٹر ایجوکیشن پلیز، غلام محمد صاحب کا جواب دے دیں جی۔

جناب سردار حسین(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی۔ سپیکر صاحب، زهٔ د ظاهر شاه خان شکریه ادا کوم چه بائیکاټ ئے ختم کړو او واپس راغلو نو ډیره ډیره مننه۔ (تالیاں) آنریبل ایم پی اے صاحب چه کومے مسئلے طرف ته نشاندهی کړے ده سر، هم په دغه سلسله کښے په ټوله صوبه کښے د ایک سو چونتیس هیډ ماسټرانو د تعیناتئ د پاره سمری چیف سیکرټری صاحب ته تلے ده او مونږه خواست هم کوؤ انشاء الله چه چیف سیکرټری صاحب به زر تر زره هغه سمری Approve کړی او ایک سو چونتیس هیډماسټران به انشاء الله زر تر زره د صوبے په مختلفو سکولونو کښے کار شروع کړی او په هغے کښے چترال هم شامل دے۔ انشاء الله د چترال په ډیرو سکولونو کښے به دغه کمے برابر شی۔ د هغے نه علاوه سپیکر صاحب، څنګه چه تاسو ته معلومه ده چه ستائیس سو ننا وے نوی ایس ای ټیز، دیکښے جنرل هم شته، دیکښے سائنس هم شتے، بهرتی شوی دی او مختلفو سکولونو ته تلی هم دی۔ مونږ اے ډی اوز ته هم دا خبره کړے ده چه دغه نوے Appointees چه دی، که هغوی مختلفو سکولونو ته حاضری نه وی کړی نو د هغوی Rationalization کوی او زهٔ ایم پی اے صاحب له باور ورکوم چه دغه کمے یوائے په چترال کښے نه بلکه په ټوله صوبه کښے به انشاء الله زر تر زره برابر شی او دا ایم پی اے صاحب ته هم معلومه ده چه زمونږ د عوامی اجلاس نه پس، مونږ تر ډیره حده پورے په سکولونو کښے د استاذانو کمے، حقیقت دا دے چه ډیر زیات کمے وو خو مونږ ډیر زیات کوشش کړے دے او تر ډیر حده پورے هغه کمے برابر شوے دے۔ نور به هم مونږه انشاءالله کوشش کوؤ چه دغه کمے زر تر زره برابرشی۔ مهربانی جی۔

جناب غلام محمد: یہ سائنس ٹیچرز تو کریں نا جی؟

جناب سپیکر: دا سائنس ټیچر خو ورله اوکړه کنه، دا خو وراولیږه۔ عطیف الرحمان صاحب، پلیز عطیف الرحمن صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ چونکہ خیبر میڈیکل کالج اور حیات آباد گرلز میڈیکل کالج میرے حلقے میں واقع ہیں اور وہاں پر کلاس فور ملازمین میری مرضی کے بغیر بھرتی ہوئے ہیں اوران لوگوں کا تعلق بھی اسی علاقے سے نہیں اور میرے حلقے کے لوگوں میں بڑی

بے چینی پیدا ہوئی اور میرا استحقاق بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی مجروح ہوا ہے، لہذا اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، په خیبر میډیکل کالج او ګرلز میډیکل کالج کښے پوستونه ایډورټائز شوی وو او زۀ د هغے کالج پرنسپل صاحب سره ملاؤ شوے ووم، ورغلے ووم ورته۔ ما ورته دا خبره کړے وه چه چونکه زۀ د دے حلقے نمائندګی کومه او بل دا د خلیلو زمکه ده او ما وئیل زمونږ نه لکه د هر مقصد د پاره حکومت زمکے اغستے دی نو په دیکښے دا روزګار زمونږه د علاقے د خلقو حق دے ، نو ما وئیل مهربانی اوکړئ چه تاسو په دے باندے زمونږ کسان بهرتی کړئ۔ هغه لکه مونږ ته ډیر داسے څه دغه غوندے خبره اوکړه چه زۀ د منسټر صاحب پابند یم، اووئیل ئے چه هغه مونږ له لسټ راستولے دے او زۀ به هغه کسان کومه نو چونکه دا خبره ما د وزیر اعلیٰ صاحب په نوټس کښے هم راوستے وه او ورته مے وئیل چه بهئ زمونږ په حلقه کښے زمونږ سره دغسے زیاتے کیږی۔ سپیکر صاحب، تاسو اوګورئ یو طرف ته زمونږ نه حکومت د مختلفو سکیمونو د پاره زمکے اخلی، روزګار راله پکښے نه راکوی، زمونږ والله که د قبر د پاره زمکه ملاویږی چه مونږ پکښے خپل مړی دفن کړو او حکومت د مختلفو مقاصدو د پاره زمونږه زمکے اغستے دی، نو مهربانی د اوکړی چه په دیکښے کوم اپوائنټمنټس شوی دی، هغه اپوائنټمنټس د واپس کړی او په دے باندے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹریژری بنچز کی طرف سے کوئی جواب دے سکتا ہے؟ جب منسٹر، آپ دیں گے؟ ہائر ایجوکیشن دیں گے؟ کون دے سکتا ہے؟

جناب عالمزیب: سپیکر صاحب، دیکښے زما یو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب عالمزیب: دے سره Connected یوه بله خبره زما هم ده جی چه تاسو مهربانی۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب عالمزیب: دے سرہ Connected یوہ خبرہ زما ھم دہ۔ مہربانی اوکڑئ، ما تہ اجازت دے ؟

جناب سپیکر: کال اٹینشن باندے ډیبیټ نہ کیږی۔

جناب عالمزیب: ډیبیټ نہ کوم جی۔

جناب سپیکر: نہ، د رولز مطابق بہ لړ چلوؤ۔ جی لاء منسټر صاحب، وایہ څہ ورتہ وایے ؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دوئ د پریولج د Breach خبرہ کوی، دا کال اٹینشن نوټس دے-----

جناب سپیکر: ھغہ پریولج نہ جوړیدو نو ما کال اٹینشن تہ Convert کړے دے۔ تاسو صرف د دوئ تسلی اوکړئ چہ ستاسو د طرف نہ، د ټریژری بنچز د طرف نہ څہ دی، د ممبر صاحب تسلی اوکړئ۔

وزیر قانون: داسے بہ اوکړو جی چہ ھیلتھ منسټر صاحب سرہ بہ دوئ کښینی او ھغوی بہ ورلہ تسلی اوکړی جی چونکہ ھغہ نن شتہ ھم نہ نو-----

Mr. Speaker: Okay, this is kept pending.

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب! زما-----

جناب سپیکر: جی، جی عطیف خان پینډنګ شو، بلہ ورځ چہ-----

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، زما درخواست دیکښے دا دے چہ تاسو دا آرډرز واپس کړئ، ولے چہ تیرہ ورځ ھم زۀ پاڅیدلے وم، دلتہ کښے ډپټی سپیکر صاحب چیئر کولو او ھغوی تہ ما دا وئیلی وو، پہ ھغہ ورځ باندے ھیلتھ منسټر صاحب وو نہ، نو مہربانی اوکړئ دا پینډنګ-----

جناب سپیکر: ممبر صاحب! دا اختیارات ما سرہ نشتہ، دا چہ منسټر صاحب وی، کال اٹینشن دے، ستاسو مکمل تسلی بہ کوی جی۔

جناب عطیف الرحمان: نہ چہ ھغہ راځی نہ، نو بیا بہ کیږی څہ؟

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! تۀ جواب ورکړہ۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دیکښے به مونږه د ډیپارټمنټ نه تپوس اوکړو چه څه پرابلم دے ، هغه وخت به دا حل کړو۔ دا خو پوائنټ آف آرډر باندے دوئ خبره اوکړه ، منسټر صاحب اووئیل چه دے باندے مونږ خبره به اوکړو ، بس خبره ختمه شوه۔

جناب سپیکر: دا کال اټینشن دے جی ، دوئ پریولج موشن راليږلے وو خو هغه نه جوړیدو نو کال اټینشن شو۔۔۔۔۔

وزیر قانون: که In case دا اپوائنټمنټس غلط شوی وی نو دا به بالکل کینسل کیږی ، لکه دا ایشورنس دوئ ته ورکوؤ خو Let the Health Minister take cognizance of it, he is responsible.

Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan! Please move your call attention.

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! دا بل هم دے کنه جی تاسو سره میجر۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: او۔

Mr. Speaker: Maj. (R) Baseer Ahmad Khattak, one by one. Ji, Abdul Akbar Khan Sahib, please move- - - - - -

عبدالاکبر خان: پہلے بصیر صاحب۔

Mr. Speaker: First Major Baseer Sahib.

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: سپیکر صاحب ، ډیره ډیره مهربانی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مائیک ان کا آن کریں۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو کہ ہمارے سابقہ ایم پی اے قربان علی خان کے گھر اور دفتر بمقام نوشہرہ پر بم دھماکے سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ یہ ایک اہم واقعہ ہے اور اس ہاؤس کے ایک سابقہ ممبر پر ذاتی حملہ ہوا ہے، اسلئے حکومت کو اس کے نقصان کا ازالہ کرنا چاہیئے اور اس قسم کے حملوں کا تدارک کرنا چاہیئے تاکہ آئندہ کیلئے ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔

سپیکر صاحب ، بیګا د شپے زمونږ سابقه ممبر ، قربان علی خان صاحب په کور او دفتر باندے داسے څوک کسان راغلی وو چه هغوی د بمونو سره د

هغه په کور او دفتر باندے حمله کړے ده۔ دغه حمله زمونږ د سابقه ایم پے اے د ټارګټ کلنګ یا د هغه د بچو د ټارګټ کلنګ هیڅ کله هم نه وه، بلکه د نوښار خلقو ته، ډسټرکټ ایډ منسټریشن ته، ډسټرکټ ګورنمنټ ته او زمونږ د صوبے حکومت ته یو Message convey کول وو چه هغه شرپسنده خلق، څوک ورته طالبان وائی، څوک ورته Terrorist وائی، څوک ورته څه بل څه نوم ورکوی، هلته کښے هم موجود دی او دا Message ورکول غواړی چه هغوی دغلته کښے موجود دی او چه کله هم هغوی اوغواړی، هر قسم حالات خرابولے شی۔ سپیکر صاحب، د سوات، د باجوړ، د پشاور، د کوهاټ، د میران شاه او د وزیرستان بلکه زمونږ د ملک مجموعی چه کوم د امن و امان مسئله ده، هغه ټوله زمونږ په مخکښے ده، باوجود د دے چه پرنټ میډیا، الیکټرانک میډیا، زمونږ د څلورو صوبو صوبائی حکومتونه هم، زمونږ صوبائی حکومت په دے باندے قسما قسم بیانات اخلی خو که په عملی شکل کښے اوګورئ نو دا د امن و امان مسئله ورځ په ورځ نه صرف زیاتیږی، په خلقو کښے په عوامو کښے خوف، Harassment او Deterrence ورځ په ورځ زیاتیږی بلکه د هغه خلقو حوصلے ورځ په ورځ زیاتیږی او دغسے واقعات ورځ په ورځ باندے مخ په وړاندے ځی، پکار ده چه د صوبائی حکومت په سطح۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

<u>میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک:</u> د مرکزی حکومت په سطح څه داسے Steps، څه داسے اقدامات واغستلے شی چه همیشه همیشه د پاره د دے مخ نیوے اوکړلے شی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، جی۔

<u>میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک:</u> سپیکر صاحب، دغه اقدامات، دغه تدارک نه صرف د ملټری آپریشن په صورت کښے کیږی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک شو۔۔۔۔

<u>میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک:</u> بلکه دا یو Last option دے۔ زهٔ ستا سو په توسط باندے خپل صوبائی حکومت ته، خپل مرکزی حکومت ته دا خواست کوم، دا اپیل کوم

چه که په هر صورت وی، که په Negotiations وی، که په Developmental package وی، که پهDialogues وی، چه په هره طریقه وی خو د امن و امان دغه صورتحال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بالکل۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: چه د خدائے د رسول په خاطر باندے کنټرول کړلے شی ځکه چه دا بالکل ناقابل برداشت واقعات دی۔ شکریه، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: شکریه، بصیر خان۔ جی عبدالاکبر خان! هم دغه تاسو هم وایئ که نه؟

جناب عبدالاکبر خان: هم دغه خبره ما هم کوله چه څنګه بصیر خان خبره اوکړه۔ زمونږ د دے اسمبلئ پینځه کاله ممبر پاتے شوے او هغه بله ورځ د هغه په کور باندے دا حمله شوے ده او ډیر زیاتے ورسره شوے دے نو مونږه حکومت ته دا خواست کوؤ چه یا د دے څه بندوبست اوکړی، بل دویمه خبره که د هغه څه نقصانات شوے وی چه د هغے څه معاوضه ورته ورکړی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! تاسو جواب ورکړئ۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، زهٔ شکر گزار یمه د خټک صاحب او د عبدالاکبر خان چه داسے خبره ئے اوکړه۔ رشتیا خبره ده چه هغه زمونږ Colleague پاتے شوے دے او ډیر ښه سړے دے او دا بد قسمتی ده سپیکر صاحب، چه داسے حالات پیدا شول چه د هغوی ځائے کښے دا پرابلم اوشو۔ حکومت پوره کوشش کوی چه انشاء الله هغه خلق چه چا زیاتے کړے دے، گرفتار هم شی او کوشش کوؤ چه هغوی ته سخت نه سخت سزا هم ورکړو او باقی زما ورونړو خبره اوکړه، بالکل د حکومت ټولے همدردئ د هغوی سره دی او زمونږ ورور دے او مونږ نه چه هر څه وس کیږی، کوؤ به ورسره خو As for as financial is Concerned، هغه تاسو ته پته ده سپیکر صاحب، چه ایم پی اے صاحبان په حق اورسیدل او بله ورځ تاسو کمیټی جوړه کړله او په دے کمیټئ کښے مونږ څه فیصلے اوکړلے، سی ایم صاحب هغے له څه قانونی شکل هم لا نه دے ورکړے نو په دے وجه باندے دیکښے داسے هیڅ مونږ سره وسائل نشته، حکومت کښے څه Provision نشته چه مونږ داسے د چا پرائیویټ جائیداد د پاره

 څه پیسے ورکړو، څه Provision نشته نو بیا هغے باندے زهٔ به معذرت اوکړم خو دا ده چه As for as د هغوی نقصانات چه شوی دی، مونږ به مکمل د هغوی سره همدردی هم کوؤ او چه کوم خلقو دا سے کړی دی، انشاءالله د هغوی د Arrest کوشش به هم کوؤ چه حکومت ئے خامخا اونیسی او زمونږ دا کوشش دے چه ټوله صوبه کښے، دا خو زمونږ وروردے، مونږ وایو چه ټوله صوبه کښے غریب نه غریب سړی، د ښه نه ښه سړی جائیداد ته چرته بلاسټ اوشی یا څه تکلیف اوشی، زمونږ همدردئ ورسره وی او انشاءالله مونږ به زیات کوشش کوؤ چه دا خلق اونیسو جی۔

سول کورٹس (ترمیمی) آرڈیننس 2008 کا ایوان کے میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8: The honourable Minister for Law, NWFP, to please lay on the table of the House 'the NWFP Civil Courts (Amendment) Ordinance, 2008'. Honourable Minister for Law, please.

Barrister Arshad Abdullah:(Minister for Law): Thank you. Sir, I wish to present before this House 'the NWFP-----

جناب سپیکر: ذرا تیز بولیں جی۔

Minister for Law: I wish to lay on the Table of this House 'the NWFP Civil Courts (Amendment) Ordinance, 2008'. Thank you.

Mr. Speaker: It stands laid.

صوبائی وزراء تنخواہ، مراعات واستحقاق (ترمیمی) مسودہ قانون 2008 کا واپس لیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9: The honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister NWFP, to please move for leave of the House to withdraw 'the NWFP Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2008' as introduced in the House on 26- 08- 2008. Honourable Minister for Law please.

Minister for Law: Thank you. Sir, I beg to move under sub rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of the North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that leave may be granted to withdraw 'the North West Frontier Province, Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2008', as introduced on 26- 08- 2008 in this House. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Minister for Law, to withdraw 'the NWFP Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2008', as introduced in the House on 26th August, 2008? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted and the Bill be considered as withdrawn.

(Applauses)

Mr. Speaker: The honourable Minister, Item No. 9. A & B: The honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, NWFP, to please move that 'the NWFP Ministers Salaries, Allowances and Privileges (2nd Amendment) Bill'-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا درے ملگری راغلل جی، دا خبره کوؤ بیا نیمگړے پاتے کیږی ځکه چه دوئ دیکښے شریک دی-----

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، کومو ملگرو چه واک آؤټ کړے وو، تاسو دغلته نه یو الفاظ دوه داسے اوویل چه د هغوی پرے دل آزاری شوے ده نو زهٔ تاسو ته خواست کومه چه دغه الفاظ Expunge کړئ نو ښه به وی او بل دا دوه ملگری دی جی چه دوئ ته تاسو د خبرے اجازت ورکړئ۔ دوی وائی چه زمونږه علاقه ده او زمونږ نه ډیمانډ کوی نو چه دوئ یو دوه خبرے اوکړی نو ډیره به ښه وی او زهٔ هغه نورو ملگرو پسے بیا ورځم۔

جناب سپیکر: زما، میری تو، جو بھی بھائی میری کسی بھی بات سے خفا ہوتا ہو، اگر میں نے غلط بات کی ہو تو ٹھیک ہے، Expunge کرنے کا میں آرڈر دیتا ہوں کہ وہ Expunge ہو جائے لیکن (تالیاں) آگے میں اور نہیں بولوں گا، میاں صاحب جرگہ ممبر تھے تو انہوں نے آرڈر دے دیا ہے-----

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: جی آپ کیا بول رہے ہیں، ظاہر شاہ صاحب؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، زما د دے خبرے دغه څه اوشو، هغه خو اونه شو؟

جناب سپیکر: د هغے ټائم تیر شو جی، هغه به بله ورځ بیا راشی۔۔۔۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب، دا د دے دغه ټائم دے کنه۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اوس ورپسے لیجسلیشن شروع دے، بیا به راشی خیر دے جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، آپ ہمارے بڑے ہیں، اس ہاؤس کے بڑے ہیں، کسٹوڈین ہیں، آپ پر ہمیں بہت ہی بڑا مان ہے اور اس میں یہ بات ہے کہ جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ اللہ آپ کو اور عزت دے لیکن تھوڑی سی عزت آپ کے ممبران کا بھی ہے، ان کو بھی آپ تحفظ نہیں دیں گے، ان کا تحفظ نہیں کریں گے تو میرے خیال میں آپ کی عزت کو وہ چار چاند نہیں لگیں گے جو لگے ہوئے ہیں جی۔ جناب سپیکر، ہاؤس میں آپ گورنمنٹ سائڈ سے Undertaking دیتے رہے کہ جو بھی وزیر کسی حلقے میں جائے گا تو وہاں Sitting MPA کے ساتھ ضرور ملے اور آپ کی وساطت سے سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب نے بھی کئی دفعہ اس فلور پر ہمیں یقین دہانی کرائی ہے، آپ نے زیادہ Stress کیا کہ جب بھی کہیں وزراء جائیں تو وہاں اس ایم پی اے کو ساتھ لیں، اس پر پریولیج موشن بھی آئی، امام دوسروں کیلئے تو فتویٰ دیتے ہیں اور خود حلقے میں جب گئے ہیں تو ساتھ ان کے وزراء بھی ہیں اور وہاں ہم پانچ ڈسٹرکٹ کے ایم پی ایز ہیں، کسی کو آپ نے اطلاع نہیں دی، آپ کے گاڑی کا ہارن ہم نے سنا، آپ کا قافلہ دور سے ہم نے دیکھا۔ اگر آپ ہمیں اطلاع دیتے تو ہم اس میں شریک ہوتے، آپ کی مہمان نوازی کرتے، آپ کی اور عزت کی جاتی اور اس کے بعد آپ نے فیصلہ بھی کر دیا اور اخباروں میں لکھ دیا" سپیکر سرحد اسمبلی کا دو وزراء سمیت اے ٹی ایچ پر اچانک چھاپہ۔ کرامت اللہ چغرمٹی، عالمزیب خان اور عابداللہ خان نے اس موقع پر ڈاکٹرز اور نرس کی جانب سے ہونے والی ہڑتال کی انکوئری کی۔ ممبران ایم سی، سردار ابرار اور ڈاکٹر نثار کی سپیکر اور صوبائی وزراء سے ملاقاتیں، تینوافراد نے ہسپتال کے انتظامات کو تسلی بخش قرار دے دیا"۔ جناب سپیکر، آپ ہمارے عوام کی حوصلہ افزائی کیلئے گئے تھے، ان کیساتھ جو زیادتی ہوئی تھی اس کے آزالے کیلئے گئے تھے (قہقہہ) یا آپ ڈاکٹروں کی حوصلہ افزائی کیلئے گئے تھے یا اس ایم سی کی حوصلہ افزائی کیلئے آپ گئے تھے؟ جس کا ہم نے یہاں مطالبہ کیا اور یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ منسٹر صاحب نے Undertaking دے دی کہ میں اس کو توڑونگا اور ہم نے ایم ایس کا کہا ہے کہ اس کو معطل کرو، اس ہاؤس میں انہوں نے کہا کہ میں ایم ایس کو معطل کرونگا۔ جناب سپیکر، یہ ایوب ٹیچنگ ہسپتال ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کا نہیں، یہ ہزارہ

ڈویژن کا ہے، یہ ایشیاء کا بڑا ہسپتال ہے، سب ممبروں کا اس سے تعلق ہے، تو یہ آپ لوگوں نے وہاں جا کے جو یک طرفہ، ادھر آپ کو اللہ نے طاقت دی ہے، پاور ہے آپ کی، آپ رولنگ دیتے ہیں اور جو رولنگ آپ دیتے ہیں، وہ فائنل ہوتی ہے اور وہاں پر بھی آپ نے اپنی رولنگ دی تو اب ہم کس منہ سے اس علاقے میں جائیں گے، کس طرح ان لوگوں سے بات کریں گے؟ اخباروں نے لکھ دیا کہ جو ہم نے کہا، وہ گپ تھی، وہ غلط تھا یا جو کچھ وہ تھا، اس پر ہم اب بھی Stand لیتے ہیں۔ جو بات عباسی صاحب نے کی ہے، جاوید عباسی اس کا ثبوت دے گا، جو عنایت اللہ جدون نے کی ہے، وہ دے گا، جو سردار نلوٹھہ نے کی ہے، وہ اس کا ثبوت دے گا اور شمعون خان نے کی ہے، وہ اس کا دے گا اور جو میں نے فلور آف دی ہاؤس پر کی ہے، اس کا میں دونگا۔ اگر ہم ثابت نہ کر سکے تو پھر جو Punishment آپ کی طرف سے ہو یا اس فلور کی، ہمیں دیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> تو ہم خود بھی، اس میں ہماری بہت سبکی ہوئی، بہت Embarrassing position میں ہم آ گئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> تو اب اس کا ازالہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کو اللہ اور عزت دے لیکن ساتھ اپنے ممبران کی عزت کا بھی آپ پاس کریں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاءاللہ، انشاءاللہ۔ میاں صاحب! ھغه جرگه ایز څه شو؟

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بھی بات کرنا چاہتے ہیں؟

<u>جناب عنایت اللہ جدون:</u> ہاں۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بھی بولیں۔ بسم اللہ، عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ جدون:</u> بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بھی موقع دیا بالآخر۔ جناب سپیکر، جو بات میں پرسوں بھی کرنا چاہ رہا تھا اور وہ مکمل نہ ہو سکی، آج بھی کرنے کی کوشش کی لیکن شاید آپ میری بات سمجھ نہ پائے یا میری بات کا مفہوم نہ سمجھ پائے۔ میں قطعاً آپ کی کسی بات کو رد نہیں کر رہا تھا، میں صرف وہی بات دوہرا رہا تھا جو پہلے میں نے کی تھی اور جو مجھ سے اس دن

بھی نہیں سنی گئی اور وہ یہی تھی کہ ایم سی کا جو منسٹر صاحب نے ہم سے وعدہ کیا کہ میں ایم سی کو بھی توڑونگا اور ایڈمنسٹریشن کو بھی چیلنج کیا جائے گا، وہ وعدہ انہوں نے فلور پر دوہرایا نہیں، انہوں نے صرف ایڈمنسٹریشن کی بات کی اور جہاں تک ایڈمنسٹریشن کی بات ہے تو چیف ایگزیکٹیو تو ویسے بھی Automatically ابھی نیا آنے والا ہے کیونکہ یہ Temporarily لگا ہوا ہے، تو اس میں ان کی کوئی ایڈیشن نہیں تھی اور میں جو بات اس دن بھی کرنا چاہ رہا تھا، وہ یہی کہنا چاہ رہا تھا کہ منسٹر صاحب کو چاہیئے کہ ایم سی کی بات بھی فلور کے اوپر ہمارے ساتھ Commit کریں، نہ کہ Personal level پہ کریں۔ جناب سپیکر، جیسا کہ قلندر خان لودھی صاحب نے فرمایا کہ آپ جب کل وہاں پہ گئے، ہمیں اس بات کا افسوس ہوا کہ ہمیں انفارم نہیں کیا گیا اور جب آپ اگر چور کے پاس جائیں گے اور چور سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے چوری کی ہے؟ تو وہ کبھی بھی نہیں کہے گا کہ میں نے چوری کی ہے۔ جناب، یہ وہی لوگ ہیں جن کے پاس، جس ہسپتال میں ایڈمنسٹریشن کے اندر آٹھ کروڑ روپے کی ادویات کچھ عرصہ پہلے وہاں سے پکڑی گئیں اور جو ثبوت کیساتھ پکڑی گئیں، جناب سپیکر، اگر ہم غلط کہتے ہیں، ہم نے جھوٹ بولا بقول ان لوگوں کے جنہوں نے آپ کو یہ بتایا تو کیا وہ آٹھ کروڑ روپے کی Expired ادویات بھی جھوٹ بول رہی ہیں، جو وہاں پر پڑی ہوئی ہیں، وہ بھی سب جھوٹ ہے، تو جناب سپیکر، جو لوگ آپ کیساتھ تھے، میں آج بالکل اس فلور پر یہ بات کہونگا اور مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ ہمارے ہر دلعزیز وزیر اعلیٰ صاحب بھی یہاں پر موجود ہیں اور میں چاہونگا کہ وہ بھی میری بات پر توجہ دیں کہ جو ایم سی وہاں پر بنی ہوئی ہے، 'مینجمنٹ کونسل' جو ہے، اس میں جو اراکین ہیں، ایک پارٹی کا صدر رہے، ایک وہ صاحب ہیں جنہوں نے حالیہ الیکشن قلندر خان لودھی صاحب سے ہارا ہے، ان کا بھی ایک سیاسی پارٹی سے تعلق ہے اور تیسرے جو صاحب ہیں، وہ بھی ایک سیاسی پارٹی کے عہدیدار ہیں اور وہ تینوں اس ہسپتال کے اوپر قابض ہوئے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کل آپ کو بریفنگ دیتے رہے ہیں، جن کا نام ابھی قلندر لودھی صاحب نے اخبار میں لیا ہے، تو آپ کیسے Expect کر سکتے ہیں کہ انہوں نے آپ کو صحیح بریفنگ دی ہو؟ جناب والا، اس ہسپتال کی جو حالت ہے، آج چھ، سات، آٹھ ماہ ہوگئے ہیں، وہ کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے، ایڈمنسٹریشن بھی لگی ہوئی ہے، ہم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> ہم نے منسٹر صاحب سے یا کسی کے اوپر کوئی اعتراض بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اگر ہمارے سیاسی مقاصد ہوتے تو ہم پہلے سے اس میں اعتراض کرتے، ہم اس میں کوئی شور شرابا کرتے۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے، اگر آپ اپنی مرضی سے اس کو چلانا چاہتے ہیں تو آپ چلائیں لیکن ہمیں ہمارا ہسپتال صحیح حالت میں دیں، ہمارے لوگوں کو ہمارا ہسپتال صحیح حالت میں دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: ہمارا آج بھی، جو بات ہم کرنا چاہتے ہیں، یہ پچھلے کئی روز سے ہم کر رہے ہیں اور وہ یہی کر رہے ہیں کہ وہ ہسپتال ایک سیاسی اوکھاڑا بنا ہوا ہے۔ وہاں پہ مجھے آپ یہ بتائیں کہ ڈاکٹروں کا پولٹیکل پارٹیز کیساتھ کیا تعلق ہے؟ اور جب آپ کے یہاں سے منسٹر اٹھ کے جاتے ہیں اور وہاں پر ان کی حلف برداری کی تقریبوں کی صدارت کرتے ہیں پولٹیکل پارٹیز کی فنکشنز میں، تو پھر وہ ہسپتال کس طرح چلے گا؟ اور ایم سی کے ممبران کا کام یہ ہے کہ ہسپتال کے جو معاملات ہیں، ان کو وہ Over look کریں، ان کو وہ Over see کریں، نہ کہ اس میں Directly involve ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: آپ کے ایم سی کے ممبر بالخصوص جناب سردار ابرار صاحب تو وہاں پر پرچیاں بھی لوگوں کو کاٹ کے دیتے ہیں تو جناب سپیکر، میری یہ گزارش ہے، میں آپ کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا کہ آپ نے Interest لیا، میں مشکور ہوں اس بات کا کہ آپ نے ہمارے ہسپتال میں Interest لیا اور آپ کو لینا بھی چاہیئے، آپ ہمارے مشر ہیں اور ہم یہ Expect کرتے ہیں کہ کوئی بھی اگر ہمارا مسئلہ ہوگا تو ہم آپ لوگوں کے پاس آئیں گے۔ میں آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ اگر آپ کو وہاں پر انوسٹی گیشن کرنی ہے یا کسی کو وہاں پہ Depute کرنا ہے یا کوئی سلسلہ بھی کرنا ہے تو اس میں ہم لوگوں کو Involve کریں تاکہ Independent انوسٹی گیشن ہو، نہ کہ آپ کو چند لوگ وہاں پہ لے جا کر اپنے مفادات کیلئے استعمال کریں۔ جناب سپیکر، معذرت کیساتھ کہونگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک، تھینک یو جی۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اور آخر میں سر، صرف یہ بات Repeat کرونگا کہ جس بات کا وعدہ ہم سے اس اسمبلی میں موجودہ گورنمنٹ کے ہیلتھ منسٹر صاحب نے کیا ہے کہ اس ایم۔سی (مینجمنٹ کونسل)

کو وہ توڑیں گے اور ایڈمنسٹریشن کو چیلنج کیا جائے گا، اس وعدے پہ عملدرآمد فوراً کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ، جناب والا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک۔ اچھا ابھی بات کو ادھر Close up کرتا ہوں۔ اتنی میں اپنی Clarification کرلوں کہ یہ اخباروں میں جو چھپا ہے یا جو کچھ بھی آیا ہے، آپ نے ایک بہت اچھی سیریس بات کہی تھی تو گورنمنٹ سے میں نے جو کچھ سنا، شام کو میں نے پولیس سے بھی انکوائری کی چونکہ آپ مجھے کسٹوڈین کہتے ہیں، میرا ایک معزز ممبر ادھر ایک ضروری بات پوائنٹ آؤٹ کرتا ہے تو میں ان کے کہنے پر نہیں جاتا، پولیس نے کہا کہ ایسا نہیں ہوا ہے۔ میں ان کی انکوائری کیلئے گیا کہ یہ میرا منسٹر جھوٹ بول رہا ہے؟ یہ پولیس جھوٹ بول رہی ہے؟ تو میں خود اپنے دو Neutral وزیروں کو ساتھ لے کے گیا لیکن بدقسمتی سے وہ سنڈے تھا، سب کچھ بند تھا، صرف ایمرجنسی کھلی تھی تو ہم چوکیدار سے شروع ہوئے اور نرس تک پہنچے۔ تو میں گیا تھا، آپ کی شکایت جو ہوئی تھی، آپ کی Help کیلئے گیا تھا، میں اسلئے نہیں گیا تھا، تو اتنا آپ کو Appreciate کرنا چاہیئے تھا، آپ کی بات پر میں نے اتنا ایکشن لیا کہ اتنی بارش ہو رہی تھی، دو فٹ پانی کھڑا تھا۔ (تالیاں) دو فٹ پانی میں میں خود گیا ہوں، ایک ایک بندے سے پوچھا ہے۔ آپ کے ہزارہ کا کافی رش موجود تھا، ان سے بھی پوچھا، پھر ادھر جو کچھ مجھ سے ہو سکتا تھا، وہ میں نے کیا۔ باقی یہ اخبار والے اگر کوئی فالتو، تو وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، شاید کچھ لکھا ہو گا لیکن یہ آپ یقین کریں، گورنمنٹ اور پولیس نے مجھے جو سٹیٹمنٹ دی تھی، اس کی Verification کیلئے میں گیا تھا۔

(شور / قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: بس، یہ تو آپ لوگوں نے شکایت کی اور اس پہ میں نے Suo moto action لے کے، میں نے خود جا کر وہ کروالی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا ابھی شارٹ کٹ، شارٹ کٹ۔۔۔۔۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں صاحب! بس، بہت لیجسلیشن رہی ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: بسم اللہ جی، بسم اللہ جی دوئ څه وائی؟ د میاں صاحب مائیک آن کړئ۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، اول خو ستاسو مشکور یم چه د مشرئ دا کوم الفاظ او دا کوم رول ادا کوئ، د دے ډیر مشکور یو او څنګه چه دا ملګری تاسو مطمئن کوئ، خدائے د تاسو له وس درکړی چه نور هم خواږه شئ او د خلقو دا مسئلے حل کړئ۔ (تالیاں) زمونږه ملګرو چه محمد علی صاحب کومه خبره کړے وه او ورسره ټولو ملګرو په ملګرتیا کښے واک آؤټ کړے وو، د هغوی مشکور یم چه هغوی خپل واک آؤټ ختم کړو او دلته راغلل جی۔ د هغوی سره مونږه یوه خبره اوکړه چه هغه د اسمبلئ په فلور باندے زۀ اوکړم چه پینځه ورځو کښے دننه دننه به د دے خبرے منسټر صاحب انکوائری کوی او د هغے په حواله باندے به بیا فیصله کوی، نو دا د دے ملګرو د تسلئ د پاره خبره ده۔ زۀ ستاسو د وړاندے چه دوئ بائیکاټ ختم کړے دے، زۀ ئے مشکور یم او تاسو به ئے هم لږه شکریه ادا کړئ جی او ستاسو د مشرئ چه الفاظ مو Expunge کړی دی، خدائے د ستاسو دا مدبرانه انداز د ټول عمر د پاره داسے برقرار ساتی۔

صوبائی وزراء تنخواہ، مراعات واستحقاق ترمیمی بل 2009 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Thank you, Mian Sahib. Item No. 9: I repeat it once again. The honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister NWFP, to please move that ‘the NWFP Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Second Amendment) Bill, 2009’ may be taken into consideration at once. Honourable Minister for Law, please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law, Parlimentary Affairs and Human Rights): Thank you Sir, on behalf of the worthy Chief Minister, NWFP, I present before this august House ‘the NWFP Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Second Amendment) Bill, 2009’ for its consideration and passage. Thank you, ji.

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں یہ ایک مسئلہ پیدا ہوا تھا کہ جو دو بلز ہیں منسٹرز کے اور ممبرز کے، یہ اکھٹے آئیں گے، یہ ایک ہو کر آئیں گے۔ آپ کے ایجنڈے میں جناب سپیکر، یہ شامل کئے گئے ہیں لیکن آپ نے یہ اضافی ایجنڈا اس ہاؤس میں تقسیم کیا ہے تو اس میں تو ایک وہ Amendment جو بشیر خان، ہمایون خان اور ہم نے میٹنگ میں، ہمارا ایم پی اے صاحب جو وفات ہو گیا ہے، ان کیلئے جو تھا، وہ بھی ہم نے اس میں لانا ہے۔ جناب سپیکر، دوسرا ہم نے تو، چونکہ Amendments ایک دو اور دی تھیں لیکن ہمارے وہ Amendments اس میں نہیں آئی ہیں تو جناب سپیکر، میری درخواست ہو گی، میں یہ نہیں کہتا کہ اس کو Delay کریں لیکن آپ اس کو چوبیس گھنٹے کیلئے، اگر کل آپ ٹائم دے دیں کیونکہ اس میں ایک کمیٹی تھی کہ وہ ترامیم اس میں Incorporate ہو سکے اور مطلب ہے کہ وہ جو ہم نے ترمیم لائی ہے، اس طرح تو ہماری کوئی ترمیم اس میں نہیں آئی ہے۔ جناب سپیکر، آپ نے ایجنڈا تو تقسیم کیا لیکن ہمارے ایک دو ترامیم تھیں، وہ تو ابھی نہیں آئیں، ممبرز کی بھی نہیں آئیں تو کل تک کیلئے آپ اس کو کمیٹی کو دے دیں، کل تک وہ کمیٹی وہ ترامیم بھی شامل کر دے، پھر آپ کے پاس بھیج دے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر لاء صاحب! آپ کی کیا رائے ہے، کمیٹی کو دے دیں؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): اس میں سر، میرا مشورہ ہوا ہے سینیئر منسٹران صاحبان سے اور دونوں چونکہ اپنے اپنے پارٹی کے پارلیمنٹری لیڈرز ہیں تو ان کا مشورہ ہے کہ نہیں جی، یہ Amendments اگر لانی تھیں تو In time, they should have brought amendments.

جناب سپیکر: ہاں جی، میں سن نہیں رہا، تیز بولیں۔

وزیر قانون: جی، میرا مشورہ ہوا ہے اپنے دونوں سینیئر منسٹران صاحبان کیساتھ اور ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے اگر کوئی Amendment لانی تھی تو In time they should have brought those amendments، ابھی ہم یہ کمیٹی کے حوالے نہیں کر سکتے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، وہ ترامیم لائیں جو کمیٹی نے پاس کی ہیں جس کیلئے کمیٹی بنائی گئی تھی۔ دوسرا سر، ہم نے Amendments جمع کی تھیں آج سے دو دن پہلے، جناب سپیکر، آج تو یہ اضافی ایجنڈا آیا ہے۔ یا تو اس ایجنڈے کو Withdraw کریں، اس ایجنڈے کو Withdraw کریں، آج کے ایجنڈے کو لے لیں کیونکہ یہ آئٹمز اصولی طور پر اس ایجنڈے کے آئٹمز ختم ہونے کے بعد آئیں گے۔ اس ایجنڈے میں آپ نے Priciples of Policy پر بحث کرنی ہے، آپ نے وہ آئٹم چھوڑ کر اضافی ایجنڈا

لیاتو یاتو اس اضافی ایجنڈے کو فی الحال چھوڑ کر، وہ جو مین ایجنڈا ہے، اس کو لے لیں یا اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ کمیٹی چوبیس گھنٹے میں اپنی رپورٹ آپ کے سامنے اس ہاؤس کے سامنے پیش کر سکے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، عبدالاکبر خان صاحب کی بات ٹھیک ہے کہ یہ ساری ترامیم کیساتھ جب آجائے تو اس ٹائم Amendments پر ڈسکشن ہونی چاہیئے، تو ہماری بھی درخواست ہے کہ ہم اس بات کو سپورٹ کرتے ہیں کہ دو دنوں میں کوئی فرق نہیں پڑ جائے گا، انشاء اللہ تنخواہیں ابھی مہینے بعد ملنی ہیں، اس کو ہم لائیں گے۔ پتہ نہیں کہ وہ بھی ہم نے پاس کرنی ہیں کہ نہیں کرنی ہیں، ہم نے شاید اس کو Oppose کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ وقت اب تنخواہیں بڑھانے کا، Proper وقت میں انشاء اللہ ہم اس بات کو Oppose کریں گے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ دو دن کیلئے کمیٹی کے پاس چلا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، جناب سپیکر۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، ستاسو شکریہ۔ حکومت چہ د ممبرانو د تنخواہ او د وزراء د الاؤنسز کوم 'بل' راوړے دے، د هغے خو هسے هم مونږه اپوزیشن فیصله کړے ده چه مخالفت به ئے کوؤ خو چونکه Amendments کښے چه دوئ کوم دا څیزونه راوړی دی، هغه د افتخار شاګئ دی او بل زمونږه اختر نواز منسټر صاحب وو، نو مونږه به دا ګزارش کوؤ چه اختر نواز او افتخار شاګئ والا بیل شے دے، هغه د علیحده راشی او په دیکښے چه د ګورنمنټ څه پالیسی وی، هغه د دوئ خپلے دی، دوئ به ئے نن راوړی او مونږه لکه اپوزیشن چه دے، په هغے کښے هسے هم اختلاف لرو او بیا داسے ده چه دا دوه څیزونه د هغے سره تعلق نه لری۔

جناب سپیکر: نه، هغه خو په سبائی ایجنډا باندے دے، دا تاسو چه څه وایئ۔

قائد حزب اختلاف: او جی، عبدالاکبر خان خو هغه Amendments ورکړی دی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، خبره دا ده چه 'بل' خو حکومت راوړو، زمونږه دا مقصد نه دے۔ مونږه د دوئ سره په Consensus باندے، په رضا باندے، دا نه چه ګنی مونږه څان نه څه شے کوؤ، بشیر خان د پکښے هم کښینی، خیر دے چه

ځو منسټران پکښے کښینوی، هغه د پکښے کښینوی ځو مقصد دا دے جی، یوه وړومبئ خبره دا ده چه تاسو اضافی ایجنډا نن ایشو کړه، زمونږه Amendments د هغے سره نه دی لګیدلی نو چه زمونږه Amendments د دے سره نه دی لګیدلی نو تاسو ځو به د رولز د لاندے دا ایجنډا پاس کوئ نو زمونږه Amendments ځو هسے فیل شو، یعنی بغیر د اوریدو نه، بغیر د پیش کیدو نه هغه هسے ختم شو نو دا ځو زمونږه ګناه نه ده۔ مونږه ځو Intime Amendments راوړی دی چه اوس نه دی اچولے شوی په ایجنډا باندے نو په دیکښے زمونږه څه ګناه ده؟ چوبیس ګهنټے باندے ځو بشیر خان، زما په خیال څه فرق نه پریوځی، که تاسو دا سلیکټ کمیټئ ته حواله کړئ نو سبا چه راشی نو سبا به بیا اوګورو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بشیر بلور صاحب۔ دا ځو سحر لاء منسټر صاحب، ستا سو او د دوئ ځو څه خبره جوړه شوے وه کنه، بیا پکښے نوے خبره څه راغله؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}</u>: جناب سپیکر صاحب، داسے چل دے چه دا کومه خبره دوئ کوی چه زمونږ د کمیټئ فیصله، هغه به سبا راشی په ایجنډا باندے، هغه به مونږه پاس کړو۔ کوم زمونږه دا خلق چه دی، د ایم پی اے صاحبانو په باره کښے چه خبره ده نو دا ځو Amendments د دوئ سره نشته دے جی، که تاسو په فلور آف دی هاؤس دا راکړل نو په دیکښے الاؤنسز چه دی۔۔۔

(شور/قطع کلامی)

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: زهٔ عرض کوم، زهٔ تاسو ته وایم چه مونږه الاؤسز۔۔۔

(قطع کلامیاں)

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: دوئ نه غواړی چه دا الاؤنسز د زیات شی نو دا ځو د ټولو ایم پی ایز ډیمانډ وو ځو دا Amendments چه دی، Amendments ځو پکار دا وو چه په موقع باندے نن مونږه۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

<u>سینئر وزیر (بلدیات)</u>: د دے ایجنډے سره Amendments نشته نو مونږه څه چل اوکړو؟ دا ځو مونږه نن پاس کوؤ۔ دا اسمبلی به کله پورے چلوؤ؟ د حکومت نور

کارونه خو به هم وی کنه۔ د 70 days د پاره اسمبلی دغه ده، مونږه به کومه پورے دا چلوؤ؟

جناب سپیکر: سحر د لاء منسٹر صاحب او د دوئ څه Consensus build up شوے وو، دا اضافی ایجنډا مونږه څکه واچوله۔ اضافی ایجنډا ستاسو په Consensus باندے مونږه نن واچوله۔

وزیر قانون: نه، زما خیال دے زمونږه Consensus خو د اضافی ایجنډے متعلق نه وو۔ مونږه دا وئیل چه یره زۀ In principle agree یمه چه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سبائ خو لا ایشو شوے هم نه ده، دا خو مونږ د دے د پاره اضافی ایجنډا، ستاسو نه چه یوه خبره جوړه شوه نو مونږه واچوله۔

وزیر قانون: نه جی، خو چه زمونږه دلته کښے په خپلو کښے مشوره اوشوه جی، وزیر اعلیٰ صاحب۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون: دوئ اووئیل چه مونږه ئے کمیټئ ته لیږو او خپل Amendments به پکښے ډسکس کړو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا سے اوکړئ، زما خیال دے بشیر بلور صاحب۔۔۔۔۔

جناب عالمزیب: دا سلیکټ کمیټئ ته ورکړئ۔

جناب سپیکر: هاں، دا به سلیکټ کمیټئ ته ورکړو۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: په چوبیس گهنټو کښے به پرے رپورټ۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، دا سے چل دے چه Already په دے باندے مونږه تقریباً ډیر کوشش هم کړے دے، په ډیره موده کښے مونږه دا په دے فلور باندے راوستے دے او دا کمیټئ، نور مونږ جی نه پوهیږم چه د دۀ Amendments څه دی؟ I don't know any thing about those amendments. چه مونږ ته پته وے چه دوئ څه Amendments کول غواړی نو زۀ دا وایمه چه دا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینئر وزیر (بلدیات): گوره زهٔ عرض کوم، عبدالاکبر خان خو هر شے وائی چه کمیټئ ته واستوئ نو زهٔ وایمه چه اخر د کوم وخت پورے به دا کمیټئ ته ځی او بیا مونږه دا اسمبلی به تر کله پورے چلوؤ؟ تقریباً دا پینځه آئټمز دی، مونږ دلته Law making ته ناست یو، بیا زمونږه خپل نور شپیته کارونه دی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بیا دا هاؤس ته Put کړئ۔

سینئر وزیر (بلدیات): هاں، هاؤس ته ئے Put کړئ، بالکل چه د دوئ خوښه ده نو Put ئے کړئ هاؤس ته۔ زما خو دا خیال وو چه خیر دے خبره به پرے اوکړو، هاؤس ته ئے Put کړئ۔

جناب سپیکر: نه نه، دا Consensus سره اوکړئ۔

(شور/قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: No cross talks, no cross talks.

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو څه وایئ جی؟

جناب حیات خان: ما عرض کولو جی جناب سپیکر، رولنګ دا راغلے وو چه د منسټرانو او د ټولو به یو ځائے مونږه دا په ایجنډا باندے شاملوؤ او په یو ځائے باندے به راځی نو پکار ده چه هغه رولنګ Follow شی او هغه کوم رولنګ چه د سپیکر صاحب د طرف نه مخکښے راغلے وو نو چه په یو ځائے باندے راشی۔ په دیکښے د ایم پی ایز هغه نن نه دے راغلے د پاس کولو د پاره، صرف د منسټرز دے، د ایم پی ایز هغه پکښے نشته۔ بل دوه ورځے مخکښے ډیرو ایم پی ایز په هغے کښے Amendments جمع کړی دی، هغه هم د دے سره نه دی راغلی۔

(شور)

جناب سپیکر: هاں جی بشیر بلور صاحب، تاسو څه وایئ؟

(شور)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ته څه وایے؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، زۀ دا عرض کوم چه په دیکښے محترم منسټران صاحبان دی او ایم پی ایز دی او د گورنمنټ چه کوم ایم پی ایز دی، هغه هم په دے خبره کښے شامل دی، نو مونږه بشیر صاحب ته درخواست کوؤ چه په دیکښے ضد نه کوی، که زمونږ دا درخواست دوئ اومنی نو زما په خیال باندے دا مسئله ټوله حل کیږی جی۔ دا کمیټۍ ته اولیږئ نو د کمیټۍ په رپورټ باندے د تا دی او کړی، لکه نن چه کوم انقلاب راځی نو سبا به را نه شی، د چوبیس گھنټو خبره ده کنه جی۔

(شور)

جناب سپیکر: دا سے کوؤ چه د هاؤس نه پرے Opinion اخلو چه دا 'بل' د ممبرانو او د وزیرانو، د دواړو-----

(شور)

جناب سپیکر: نا دا سحر، دا ټول Amendments د پرون نه Lay شوی دی خو دوئ په خپلو کښے یو Understanding پیدا کړو نو مونږه وئیل څه د چوبیس گھنټو د پاره-----

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زما یو عرض دے چه د وزیرانو هغه آرډیننس تقریباً ختم وو نو هغه مونږه واپس کړے دے، Already په دے هاؤس کښے هغه واپس شوے دے۔ اوس مونږه دا پیش کوؤ، تاسو د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه Accept کوی، که نه کوی؟ بس خبره ختمه ده جی۔ نورو نورو خبرو نه مونږ---

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، په دیکښے ستاسو رولنگ وو چه د ایم پی ایز او د منسټرانو-----

سینئر وزیر (بلدیات): د هغے خبره پکښے شته دے نه-----

جناب سپیکر: څنگه؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس میں بات یہ ہے-----

جناب سپیکر: د عبدالاکبر خان دا مائیک آن کړئ۔

سینئر وزیر (بلدیات): د هغے خبره پکښے غټه ده کنه-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، د چیئر نه دا رولنگ راغلے وو او دا رولنگ ئے ورکړے وو چه کله هم دا راځی نو دا به دواړه برغ راځی۔ اوس زمونږه دا خبره ده چه دا تاسو سلیکټ کمیټئ ته لیږئ نو دواړه به لیږئ او دواړه به بیا یو ځائے راځی۔

سینئر وزیر (بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی): جناب سپیکر، په دیکښے Legally پرابلم وو، د هغے د پاره مونږه واپس راوړو، هغه به بل ځل مونږه بیا پیش کړو۔ دا خو څه خبره نه ده، د دے سره د هغے، د دے خو دا مقصد دے چه وزیرانو ته ملاؤ نه شی، مخکښے مونږ ته ملاؤ شی، بیا د وزیرانو ته ملاؤ شی۔ مونږه هم هغه اوکړل چه خپل ځان مو وروستو کړو او دوئ ته مو مخکښے دا ورکړل نو بیا دوئ ته په دے خبره کښے څه تاوان دے؟ د هاؤس نه تپوس اوکړئ جی چه هاؤس وائی ټهیک ده نو بس ټهیک ده۔ که هاؤس وائی نه، نو نه به وی۔ هاؤس ته تاسو Put up کړئ جی۔

جناب سپیکر: صرف منسټرز والا بنایئ که دواړه بنایئ؟

(شور)

سینئر وزیر (بلدیات): کوم چه مکمل کړے دے او کومه خبره چه کوی، د هغے تاسو تپوس اوکړئ۔

(شور)

سینئر وزیر (بلدیات): دواړه د پیش کړی کنه، مونږه خو انکار نه کوؤ او نه مونږه هغوی ته واپس کړے دے۔

(شور)

Mr. Speaker: به پیش کړو۔ At a time بنه دواړه Is it the desire of the House that 'the NWFP Ministers and Members (Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2009' may be referred to the-----

(شور)

جناب سپیکر: تاسو-----

سینئر وزیر(بلدیات): هغوی خو دا وئیلی دی چه دا پاس کړئ کنه۔ لا ء منسټر خو هم دا وئیلی دی، جهګړه خو هم دا ده چه مونږه دا پاس کړو۔

(شور)

سینئر وزیر(بلدیات): مونږه خو وئیلی دی چه دا پاس کړو، هغه خو منسټر دے، هغه خو کیدے نه شی کنه۔

(شور)

جناب سپیکر: بیا، تاسو بیا مخالفت به او کړئ کنه، مه ئے کوئ۔

(شور)

Mr. Speaker: May be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the concerned Committee.

(تالیاں)

سینئر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر(بلدیات): دا به بیا دوئ زمونږ نه څنګه کوی؟ سپیکر صاحب، تاسو ووټ او کړئ، مونږه به پته او کړو کنه۔ ووټ او کړئ، که دوئ زیات وی نو بیا ټهیک ده، تاسو کمیټئ ته حواله کړئ۔

(شور)

سینئر وزیر(بلدیات): نه، نه، ولے غلطه ده۔ دا مونږه نه غواړو۔ تاسو خپله او کړئ خو مونږ ته ووټ او کړئ۔

(شور)

سینئر وزیر(بلدیات): ووټ او کړئ، که ووټ نه وی نو بیا کمیټئ ته د لاړ شی۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> تاسو کښینئ، اوس اصل کښے-----

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> نه، یوه خبره چه کومه جائز وی، هغه به اورئ، هغوی چیلنج کړو، تاسو-----

(شور/قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> تۀ واوره، تۀ کښینه، تۀ کښینه-----

(شور/قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> څوک چه د دے ممبرانو او د منسټرانو، د دواړو د تنخواګانو او د پریویلجز دا بل کمیټئ ته د ریفر کولو په حق کښے وی، هغوی د پاڅی جی؟ د ممبرانو او د منسټرانو د ټولو-----

(شور)

<u>Mr. Speaker:</u> Count down, count down, please

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> په زور به کښینول نه کوئ، په زور به کښینول نه کوئ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> '35'۔ څوک چه د منسټرانو او د ممبرز د پریویلجز او تنخواه ګانو زیاتولو د 'بل' مخالفت کښے کمیټئ ته د ورکولو په حق کښے وی، هغه د په مخالفت کښے پاڅی؟ دا اوشماره۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> په زور مه پاڅوئ، زور په چا مه کوئ۔

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> 35 اور 45، یہ 45 آرہا ہے۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Now the Minister's case. 'Consideration Stage':

جو منسٹرز کی Salaries کا ہے، اس میں Since no amendment has been moved by any honourable Member in clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 3 may stand parts of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up before their seats-----

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Now sit down, please. Those who are against it may stand up before their seats. This is for Ministers…..

(شور)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: 46 in favour and 26 against. The 'Ayes' have it. clauses 1 to 3 stand parts of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

(تالیاں)

(شور)

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! تۀ څه وایے ، ځان کلیئر کوے ؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں بات کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، چونکہ آئین کے آرٹیکل 63 (a) میں اگر کوئی پارلیمانی پارٹی کا ممبر 'منی بل' کے خلاف ووٹ دیتا ہے تو اس کی Disqualification ہو سکتی ہے، تو اسلئے میں Disqualification نہیں کرنا چاہتا تھا۔

(شور/قہقہے)

Mr. Speaker: اس کو ہوشیار کہتے ہیں، اچھا 'Passage stage': The honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, NWFP, to please move that 'the NWFP, Ministers (Salaries, Allowances

and Privileges) (Second Amendment) Bill, 2009' may be passed. Honourable Minister for Law please.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Sir. On behalf of the honourable Chief Minister, I present 'the NWFP, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Second Amendment) Bill, 2009' before this august House for passing it immediately, thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that 'the NWFP, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Second Amendment) Bill, 2009' may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applauses)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10 a.m. of tomorrow morning, thank you.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 20 جنوری 2009 بروز منگل صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)